قطوف من الشمائل المحمدية

باللغــــة الأرديـــــة

www.KitaboSunnat.com

شمائل محمدی

تالیف

شیخ محمد بن جمیل زینو

ترجمہ

محمد طیب محمد خطاب بھواروی

٣٢

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في محافظة المجمعة

شارع الملك فيصل ـ هاتف ٤٣٢٣٩٤٩ / ٠٦ فاكس ٤٣١١٩٩٦ / ٠٦ ص . ب ١٠٢ الرمز البريدي ١١٩٥٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شمائل محمدی

تالیف

شیخ محمد بن جمیل زینو

ترجمہ

ابوعدنان محمد طیب بھواروی

قطوف من الشمائل المحمدية

(باللغة الأردية)

تاليف : الشيخ/محمد بن جميل زينو

ترجمة : ابوعدنان محمد طيب بهواروى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق الطبع محفوظة

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد في الجمعة، ١٤٢٢هـ

فهرسة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الجمعة

قطوف من الشمائل المحمدية. ــ الجمعة.

١٢٠ ص ؛ ١٢×١٧ سم

ردمك ٥-٣-٩٣٢٤-٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- السيرة النبوية ٢- الشمائل المحمدية

ديوي ٢٣٩,٦ ٢٢/٥٥٦٩

رقم الإيداع: ٢٢/٥٥٦٩

ردمك: ٥-٣-٩٣٢٤-٩٩٦٠

الطبعة الأولى

١٤٢٣هـ

إعداد وترجمة وصف

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في المجمعة

المجمعة ١١٩٥٢، ص.ب: ١٠٢، ت/٠٦ ٤٣٢٣٩٤٩، ف/٠٦ ٤٣١١٩٩٦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هذا الكتاب

يحوى هذا الكتاب بين دفتيه قطوفا من الشمائل المحمدية والأخلاق النبوية والآداب الإسلامية للتأسي والإقتداء، حيث اشتمل علىما يزيد عن ستين مبحثا من المباحث المهمة عن هذا الموضوع، والكتاب لاغنى لأحد عنه، وهو من أعداد فضيلة الشيخ/ محمد بن جميل زينو وفقه الله ، وقام المكتب بترجمته الى اللغة الأردية وتفضل فضيلة الدكتور/ عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائي حفظه الله الأستاذ المشارك فى كلية أصول الدين بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية الرياض بمراجعته والتقديم له ،

ودونك قائمة باهم مباحث الكتاب :

◆ مولد الرسول ﷺ	◆ من شجاعته ﷺ
◆ وصف الرسول ﷺ	◆ من كرمه ﷺ
◆ صفة نومه ﷺ	◆ من عدله ﷺ
◆ صفة حوضه ﷺ	◆ من صبره ﷺ
◆ من زهده ﷺ	◆ وفاة الرسول ﷺ
◆ من تواضعه ﷺ	◆ لباس الرجل والمرأة الشرعى
◆ من رفقه ﷺ	◆ آداب العطاس والتاؤب
◆ من حلمه ﷺ	◆ كيف نتخلق بأخلاق الرسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرض مکتب

قارئین کرام!

ذیل کے سطور میں ہم آپ کو اپنے مکتب کی اردو مطبوعات جاننے اور پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں، ہماری اردو مطبوعات کی تفصیلات یوں ہیں:

(۱) زادِ راہ

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ حج اور حج و عمرہ کے اہم مسائل

(۳) فتاوی مکیہ

(۴) شمائل محمدی

(۵) فضائل اعمال (زیر طباعت)

(۶) منکرات اعمال (زیر طباعت)

آپ اپنی درخواست ارسال کریں، ہم حسب امکان آپ کی مطلوبہ اشیاء آپ تک پہنچائیں گے، کتاب کے مطالعہ کے دوران اگر آپ کو کوئی علمی، طباعتی یا کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے یا کتاب سے متعلق کوئی تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو براہ کرم آپ پہلی فرصت میں ہم کو مطلع فرمائیں، ہم کسی تسامح کی نشاندہی اور کسی اچھی تجویز کی پیشی پر آپ کے حد درجہ مشکور و ممنون ہوں گے۔ ہمارا پتہ ہے:

مکتب الدعوۃ والارشاد و توعیۃ الجالیات الجمعہ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مندرجات

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹	عرض مترجم	۱
۱۱	مقدمہ مولف	۲
۱۳	ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۳
۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ونسب نامہ	۴
۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے تم دیکھ رہے ہو	۵
۱۹	مبارک رسول	۶
۲۱	ام معبد کی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف وکمالات	۷
۲۲	فضائل رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸
۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت	۹
۲۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کی خوشبو	۱۰
۲۹	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کی کیفیت	۱۱
۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت اور نماز	۱۲
۳۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ	۱۳

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ----------	۳۴
۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازۂ تکلم ------------	۳۵
۱۶	حوض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت -----------	۳۷
۱۷	زہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ------------------	۳۷
۱۸	صحابہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاقہ کشی ---------	۴۰
۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اوقات -----------	۴۲
۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا ---------------	۴۴
۲۱	خواب میں دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ------------	۴۶
۲۲	وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ---------------	۴۹
۲۳	اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ---------------	۵۴
۲۴	احادیث اخلاق -------------------------	۵۹
۲۵	اخلاق (سنوارنے) سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں	۶۳
۲۶	لڑائی کے وقت درگذر کرنا -----------------	۶۵
۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع ------------	۶۷
۲۸	احادیث تواضع -------------------	۷۰
۲۹	متکبرین کا حشر ---------------------	۷۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰	حلم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۵
۳۱	غصہ اور اس کا علاج	۷۶
۳۲	معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۹
۳۳	صبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۸۳
۳۴	رفق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک	۸۶
۳۵	رفق سے متعلق چند احادیث	۹۰
۳۶	شجاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲
۳۷	شفقت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴
۳۸	حیوانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم	۹۷
۳۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف	۹۸
۴۰	سخاوت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۹۹
۴۱	حیاء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۱
۴۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند آداب	۱۰۶
۴۳	ہدی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸
۴۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی	۱۱۰
۴۵	وہ اشعار جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور استشہاد پڑھتے تھے	۱۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۶	مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم بقول حسانؓ	۱۱۵
۴۷	مسلم آدمی کا لباس	۱۱۸
۴۸	مسلم عورت کا لباس	۱۲۲
۴۹	سونے اور انگوٹھی کا استعمال	۱۲۵
۵۰	لباس میں زینت اختیار کرنا	۱۲۸
۵۱	نماز اور لوگوں کے واسطے زینت اختیار کرنا	۱۳۱
۵۲	نظافت اسلام کا ایک حصہ ہے	۱۳۳
۵۳	چند اسلامی آداب	۱۳۴
۵۴	مصافحہ نہ کہ بوسہ	۱۳۷
۵۵	میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا	۱۳۹
۵۶	چھینک اور جمائی کے آداب	۱۴۰
۵۷	بال کی سفیدی بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو	۱۴۲
۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں ہمارے واجبات	۱۴۵
۵۹	اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ ہونا	۱۴۷

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وبعد:

زیر نظر کتاب "شمائل محمدی، اخلاق نبوی اور آداب اسلامی کے چند گوشے" شیخ محمد بن جمیل زینو کی عربی تالیف (قطوف من الشمائل المحمدية والأخلاق النبوية والأداب الاسلامية) کا سلیس اردو ترجمہ ہے، فاضل مولف شیخ محمد بن جمیل زینو جو مکۃ المکرمہ کے دار الحدیث الخیریہ میں مدرس ہیں ان کے قلم سے اب تک مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں نکل چکی ہیں، جن میں سے دو کتابوں کے ترجمے کا شرف راقم السطور کو حاصل ہے، بہر کیف اس کتاب کو فاضل مولف نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ شمائل محمدی سے متعلق ہے جس میں آپ ﷺ کا اسم گرامی، حلیہ مبارک، آپ کے فضائل، آپ کا تبسم، آپ کی رفتار و گفتار، آپ کے اوصاف و کمالات، مہر نبوت، حسن و دلکشی، آپ کے گزر اوقات، آپ کے کھانے اور سونے کا ذکر، آپ کی عبادت کا حال، آپ کے قرآن پڑھنے کا بیان، رونے کا ذکر، آپکی وفات، اور آپ کی دیگر متفرق خصوصیات کا ذکر ہے۔

دوسرا حصہ اخلاقیات سے متعلق ہے جس میں آپ کی سیرت و عادت، شفقت و مہربانی، شجاعت و مردانگی، سخاوت و فیاضی، صبر و تحمل، رفق و نرمی، تواضع و خاکساری، حیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کا ذکر ہے، تیسرا حصہ آداب سے متعلق ہے۔

غرض اس کتاب پر ایک نگاہ ڈالنے ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ یہ پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات با برکات اور آپ کی تعلیمات کے بارے میں معلومات بہم پہنچا رہی ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت مفید اور معلوماتی ہے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر ہر بات کو کتاب وسنت کے حوالوں سے اجاگر کیا گیا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے اور ان پر عمل کر کے سعادت دارین حاصل کرے۔

اخیر میں فضیلۃ الشیخ الاستاذ ڈاکٹر عبدالرحمن بن عبد الجبار الفریوائی حفظہ اللہ استاذ حدیث (امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض سعودی عرب) اور فضیلۃ الاستاذ مولانا مقصود الحسن الفیضی حفظہ اللہ (مصنف اباطیل حقانی) کا حد درجہ مشکور وممنون ہوں جنہوں نے اپنی مشغولیات ومصروفیات کے باوجود کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور جن جن مقامات پر تبدیلی الفاظ اور تصحیح واصلاح کی ضرورت تھی وہاں تصحیح واصلاح کا فریضہ انجام دیا (فجزاهم الله تعالى أحسن الجزاء في الدارين)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق بخشے، اور کتاب کے مولف، مترجم، مراجع، ناشر، اور تمام شرکائے کار کو اجر وثواب سے نوازے۔ آمین۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت وإليه أنيب

ابو عدنان محمد طیب بھواروی　　　27/ ربیع الثانی 1419ہجری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لااله الا الله وحده لاشريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، أما بعد

معزز قارئین ! شمائل محمدی، اخلاق نبوی اور آداب اسلامی کے چند گوشے آپ کے پیش خدمت ہیں تاکہ آپ اس سے واقف ہوں اور اپنے اخلاق، آداب، تواضع، بردباری، فیاضی اور توحید الٰہی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اسوہ بنالیں، بالخصوص جس دور سے ہم گذر رہے ہیں اس دور میں توحید و اخلاق کی نشر و اشاعت کی اشد ضرورت ہے جن کی بدولت مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا اور اسلام پھیلا، اور کیا ہی بہترین شاعر کا یہ قول ہے:

وانما الامم الأخلاق ما بقيت فان هم ذهبت أخلاقهم ذهبوا

قومیں اس وقت تک زندہ رہ سکتی ہیں جب تک ان میں اخلاق زندہ ہوں، ور اگر ان کے اخلاق چلے جائیں تو وہ خود چلی جاتی ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔

محمد بن جمیل زینو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شمائل محمدی سے متعلق چندا شعار

ان فاتكم أن تروه بالعيون فما يفوتكم وصفه هذي شمائله

مكمل الذات في خلق وفي خلق وفي صفات فلا تحصى فضائله

اگر آنکھوں سے آپ کا دیکھنا نصیب نہ ہو، تو آپ کے اوصاف تم سے اوجھل نہ ہوں یہ آپ کے شمائل ہیں۔

آپ خلقت واخلاق میں کامل ہیں اور صفات میں بھی، پھر آپ کے فضائل شمار نہیں کیے جاسکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ "اللہ تعالی نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا کہ ان ہی میں کا ان میں ایک پیغمبر بھیجا جو اسکی آیتیں پڑھ کر ان کو سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور بیشک وہ تو اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے" (سورۂ آل عمران آیت نمبر 164)

۲- نیز اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ "اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح کا آدمی ہوں (فرق یہ ہے کہ) مجھ پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود وہی ایک سچا معبود ہے" (سورۂ کہف آیت نمبر 110)

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم دوشنبہ کے روزہ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسی دن میری پیدائش ہے، اسی دن نبی بنایا گیا ہوں اور اسی دن مجھ پر قرآن اترا ہے (صحیح مسلم)

۴- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الاول عام الفیل 571ء یوم دوشنبہ کو مکہ مکرمہ کے ایک ایسے گھر میں جو دار المولد کے نام سے جانا جاتا تھا، معروف و مشہور والدین سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام عبد اللہ بن عبد المطلب تھا، اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب، آپ کے دادا نے آپ کا نام محمد تجویز کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد آپ کی ولادت سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے۔

۵- مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت کو پہچانیں اور آپ پر نازل شدہ قرآن کے احکام کو نافذ کریں، آپ کے اخلاق کو اپنائیں، اور دعوت توحید کا اہتمام کریں جس سے آپ نے اپنی رسالت کا آغاز فرمایا تھا﴿ قل انما أدعو ربي ولااشرك به أحدا﴾ " اے (پیغمبر) کہہ دیجئے میں تو بس اپنے مالک کا پوجا کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا" (سورۃ الجن آیت نمبر 20)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ونسب نامہ

۱- اللہ تعالی نے فرمایا ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﴾ " محمد اللہ کے رسول ہیں " (سورۃ الفتح آیت نمبر 29)

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں احمد ہوں، اور ماحی ہوں یعنی میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور اللہ تعالی نے آپ کا نام رؤف ورحیم بھی رکھا ہے۔

۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی ایک نام ہم سے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا میں محمد ہوں، اور احمد ہوں، میرا نام المقفی، نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ بھی ہے (اور مقفی کا معنی ہیں سب پیغمبروں سے پیچھے آنے والا) (صحیح مسلم)

۴۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے تعجب نہیں کرتے کہ کس طرح اللہ تعالی مجھ سے قریش کی گالیاں اور لعنتیں پھیر دیتا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں، اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں۔ (صحیح بخاری)

۵۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جل جلالہ نے اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو چنا، اور قریش کو کنانہ میں سے، اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے (صحیح مسلم)

۶۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر اپنا نام رکھو، مگر میری کنیت پر کنیت مت رکھو، اس لئے کہ میں ہی قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رسول اللہ ﷺ کو جیسے تم دیکھ رہے ہو

۱- رسول اللہ ﷺ صورت میں سب سے زیادہ خوبصورت اور اخلاق میں سب سے اچھے تھے، نہ تو بہت بیڈول لمبے تھے اور نہ ناٹے۔ (بخاری و مسلم)

۲- رسول اللہ ﷺ سرخی مائل سفید رنگ والے تھے۔ (مسلم)

۳- رسول اللہ ﷺ درمیانہ قدو قامت تھے، آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان فاصلہ تھا، داڑھی گھنی تھی، سرخی غالب تھی، آپ کے بال کان کے لو تک پہنچے ہوئے تھے، میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، تو آپ سے بڑھ کر خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری)

۴- رسول اللہ ﷺ بھاری بھر کم سر، ہاتھوں اور پاؤں والے تھے، بہت خوبصورت چہرے والے تھے، آپ کے مثل نہ میں نے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔ (بخاری)

۵- رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا۔ (مسلم)

۶- رسول اللہ ﷺ کو جب خوشی ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، اور ہم آپ کی خوشی اس سے پہچان لیتے۔ (بخاری و مسلم)

۷- آپ ﷺ کی ہنسی تو مسکراہٹ ہی تھی، جب تم آپ کو دیکھتے تو خیال کرتے کہ آپ دونوں آنکھوں میں سرمہ ڈالے ہوئے ہیں حالانکہ آپ سرمہ ڈالے نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے۔ (حسن، ترمذی)

۸-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو کھل کھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ ہنستے وقت آپ کے حلق کا کوا نظر آئے، آپ کا ہنسنا تو مسکرانا ہی ہوتا تھا۔ (بخاری)

۹-حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ کو دیکھا تو میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور چاند کو دیکھتا، آپ پر سرخ جوڑا تھا، آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ (ترمذی، اور امام ترمذیؒ کے نزدیک یہ حدیث حسن غریب ہے، اور حاکمؒ نے تصحیح کی ہے اور ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے)

اور کسی نے آپ ﷺ کی تعریف میں کیا ہی خوب کہا ہے:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للأرامل

"وہ گورے ہیں، انکے چہرے سے بارش کا فیضان طلب کیا جاتا ہے، یتیموں کے ماوی اور بیواؤں کے محافظ ہیں"

یہ شعر در حقیقت ابو طالب کا کلام ہے جس کو ابن عمرؓ وغیرہ اس وقت پڑھے تھے جب مسلمان قحط سالی سے دوچار ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے ان الفاظ میں دعا کی" اللهم أسقنا " اے اللہ! ہمیں سیراب فرما؟ تو بارش ہوئی۔ (بخاری)

اور مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو گورے ہیں لوگ آپ سے درخواست کر رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ آپ اپنے مبارک و مقدس چہرے اور دعا کے وسیلے سے اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر بارش نازل فرمادے، وسیلے کی یہ صورت آپ کی زندگی میں جائز تھی لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ اختیار فرمایا تھا کہ وہ مسلمانوں کیلئے بارش کی دعا فرمائیں، اور رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ نہیں لیا تھا۔

قبیلہ کنانہ کے ایک آدمی نے شعر پڑھا :

لك الحمد والحمد ممن شكر، سقينا بوجه النبي المطر

تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تعریف اس شخص کی طرف سے ہے جو شکر ادا کرے، ہم نبی کے چہرے سے بارش دیئے گئے۔

دعا الله خالقه دعوة ، اليه وأشخص منه البصر

اس نے اپنے خالق اللہ تعالی کو ایسی پکار پکارا کہ جس سے نگاہیں جھک جائیں

فلم يك الا كالقاء الرداء ، وأسرع حتى رأينا الدرر

ابھی صرف چادر رکھنے تک کا وقت گذرا تھا، اور اس سے بھی زیادہ جلدی کہ ہم نے موتیوں کو دیکھا۔

وكان كما قال له عمه ، ابو طالب أبيض ذوغرر

اور جیسا کہ آپکے بارے میں آپ کے چچا ابو طالب نے کہا تھا کہ وہ سفید اور روشن چہرے والے ہیں۔

به الله يسقى صوب الغمام ، وهذا العيان لذاك الخبر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہیں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بادل سے بارش برساتا ہے   اور یہ اس خبر کیلئے شاہد ہے

فمن یشکر اللہ یلق المزید   ومن یکفر اللہ یلق الغیر

تو جو شکر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مزید بڑھا دے گا، اور جو ناشکری کرے گا اللہ اس کو ہلاکت میں ڈالدے گا۔

(مذکورہ اشعار ابن اثیر کی کتاب "منال الطالب" کے صفحہ ۱۰۶ سے ماخوذ ہیں)

مبارک رسول

رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے آزاد کردہ غلام اور ان کا رہبر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہوئے ام معبد نامی ایک بوڑھی عورت کے دو خیموں سے گذرے، وہ اپنے خیمہ کے قریب بیٹھ کر مسافروں کی مہمان نوازی کرتی تھیں، ان لوگوں نے اس سے گوشت اور خرما طلب کیا تاکہ اس سے خریدیں، لیکن اس کے پاس کوئی چیز نہ ملی، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ خیمہ کے ایک گوشہ میں ایک بکری ہے، اس وقت ان لوگوں کا توشہ ختم ہو چکا تھا اور بھوک لگی ہوئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟

ام معبد: کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ: کیا اس میں کچھ دودھ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام معبد : یہ اس سے کہیں زیادہ کمزور ہے۔

رسول اللہ ﷺ : اس کا دودھ نکالنے کی مجھے اجازت ہے؟

ام معبد: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دودھ لیں ،رسول اللہ ﷺ نے بکری کو بلایا،اس کے تھن پر اپنا ہاتھ پھیرا، بسم اللہ کہا،ام معبد کے لئے بکری کے حق میں دعا کی، بکری نے اپنے پاؤں پھیلا دیئے، تھن میں بھرپور دودھ اتر آیا،رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا برتن منگوایا اور برتن بھر کر دودھ نکالا، پھر ام معبد کو پلایا،وہ پی کر شکم سیر ہو گئیں تو اپنے ساتھیوں کو پلایا وہ بھی شکم سیر ہو گئے یعنی سیراب ہو گئے، پھر سب سے اخیر میں آپ ﷺ نے پیا، پھر اس برتن میں دوبارہ اتنا دودھ دوہا کہ برتن بھر گیا، پھر اسے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا،اور اس سے بیعت لی اور وہاں سے کوچ کر گئے، تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ ان کا شوہر ابو معبد اپنی کمزور بکریوں کو لیکر آ پہنچے، جو دبلے پن کی وجہ سے مریل چال چل رہی تھیں،ابو معبد نے جب دودھ دیکھا تو حیرت میں پڑ گئے، پوچھا اے ام معبد! یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا جب کہ بکریاں دوردراز تھیں اور گھر میں دودھ دینے والی بکری بھی نہ تھی؟

ام معبد بولیں: بخدا کوئی بات نہیں سوائے اسکے کہ ہمارے پاس ایک بابرکت آدمی گذرا جس کا یہ اور یہ حال تھا۔

ابو معبد نے کہا: اے ام معبد مجھ سے اسکے اوصاف بیان کرو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام معبد کی زبانی رسول اللہ ﷺ کے اوصاف و کمالات

میں نے ایک چمکتا رنگ تابناک چہرے والا آدمی دیکھا، جن کو نہ دبلے پن کا عیب ہے نہ گنجے پن کی خامی، جو حسین اور خوبصورت چہرے والے ہیں، جنکی آنکھیں سرگیں، اسکے کنارے میں لمبی پلکیں، آواز میں بھاری، گردن لمبی اور داڑھی گھنی ہے، جنکی ابروئیں کمان کی طرح باہم ملے ہوئے ہیں، جو خاموش ہوں تو باوقار، گفتگو کریں تو پرکشش، لوگوں میں سب سے خوبصورت، دور سے دیکھنے میں سب سے تابناک اور قریب سے سب سے خوبصورت وپرجمال، شیریں زبان، بات واضح اور دوٹوک نہ مختصر نہ فضول، گفتگو کا انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں درمیانہ قد نہ لمبائی زیادہ نہ ناٹا کہ نگاہ میں نہ جچے، دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو تینوں سے زیادہ تازہ و خوش منظر ہے، اور عزت کے اعتبار سے سب سے اچھے، رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے ہیں آپ اگر کچھ فرمائیں تو خاموشی کے ساتھ آپ کی بات کو سنتے ہیں، اور کوئی حکم دیں تو لپک کر بجالاتے ہیں، مطاع و مکرم، نہ ترش رو نہ لغوگو۔

ابو معبد نے کہا: خدا کی قسم یہ تو وہی صاحب قریش ہیں جن کے بارے میں لوگوں نے قسم قسم کی باتیں مکہ میں بیان کر رکھی ہیں، میرا ارادہ ہے کہ آپ کی رفاقت اختیار کروں اگر ممکن ہو تو ایسا ضرور کروں گا، ادھر مکہ میں ایک آواز ابھری جسے لوگ سن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے مگر اس کا بولنے والا کوئی دیکھائی نہیں پڑ رہا تھا، آواز یہ تھی :

"جزى الله رب الناس خير جزائه ، رفيقين قالا خيمتي ام معبد"

"هما نزلا بالهدى، واهتدت به ، فقد فاز من أمسى رفيق محمد"

"اللہ رب الناس ان دونوں رفیقوں کو بہترین جزا دے ، جو ام معبد کے خیمے میں نازل ہوئے"

"وہ دونوں ہدایت کے ساتھ اترے اور ہدایت کے ساتھ روانہ ہوئے، جو محمد کا رفیق ہو اوہ کامیاب رہا"

(یہ حدیث صحیح ہے امام حاکمؒ نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی انکی تائید کی ہے ، امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ام معبد کا قصہ بہت مشہور ہے جو مختلف طریقوں سے مروی ہے جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں)

فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴾ "اے نبی بیشک ہم نے آپ کو رسول بنا کر گواہیاں دینے والا ، خوشخبریاں سنانے والا ، ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا، اے نبی آپ مومنین کو بشارت دے دیجئے کہ ان پر بڑا فضل ہونے والا ہے" (سورۂ احزاب آیت نمبر: 45،46،47)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲- ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ "(لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے" (سورۃ احزاب آیت نمبر: 40)

۳- اور اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ "اے نبی ہم نے آپکو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے" (سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سب پیغمبروں سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے، اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا (مسلم)

۵- آپ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں شفارش کروں گا اور کسی پیغمبر کو اتنے لوگوں نے نہیں مانا جتنے لوگوں نے مجھ کو مانا، اور بعض پیغمبر تو ایسے ہیں کہ اس کا ماننے والا ایک ہی شخص ہے (مسلم)

۶- آپ ﷺ نے فرمایا: تین باتوں کا میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا، دو باتیں اللہ نے منظور کرلی ہے اور ایک منظور نہیں کی، میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یہ اس نے مجھے عطا کردی ہے، اور میں نے سوال کیا تھا کہ میری امت کو غرق نہ کرے یہ بات بھی اس نے منظور کرلی ہے، میں نے سوال کیا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ آپس میں لڑائی نہ کریں اس بات کو اللہ تعالی نے روک لیا ہے۔(مسلم)

" اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے اللہ سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ ان پر ان کے سوا کوئی اور دشمن مسلط نہ ہو یہ بھی مجھے عطا کر دی ہے "(ترمذی، نسائی، اور البانی نے اسکی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

۷- معراج والی حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا(بیدار رہتا تھا)۔ (بخاری)

۸- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا، میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی، اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

۹-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں کی وجہ سے اور پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے، میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں، خوف کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے، مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا ہے، زمین میرے لئے مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دی گئی ہے، اور میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور نبوت مجھ پر ختم کر دی گئی ہے۔

۱۰-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدی گزرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا جس میں پیدا ہوں۔ (بخاری)

۱۱-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اور اگلے پیغمبروں کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اسکو خوب آراستہ و پیراستہ کیا مگر گھر کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی تو لوگ اس گھر میں چلتے پھرتے ہیں اور تعجب سے کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبین ہوں۔ (بخاری)

۱۲-آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ کے یہاں خاتم النبین لکھ دیا گیا تھا جبکہ آدم مٹی میں پڑے تھے، میں تمہیں نبوت اور فضیلت کے ظہور کی ابتدا بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا کی ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری آمد کی خوشخبری دی ہے، اور میری پیدائش کے وقت میری والدہ نے دیکھا کہ ایک نور ان سے نکلا ہے جس سے شام کے محل روشن ہو گئے ہیں۔ (امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے امام ذہبی نے انکی تائید کی ہے اور علامہ البانی نے بھی تخریج مشکوۃ میں صحیح کہا ہے)

۱۳-حضرت جبرئیل علیہ السلام غار میں نمودار ہوئے اور فرمایا ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ﴾ (اے نبی ﷺ) پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے آپکو پیدا کیا، رسول اللہ ﷺ جب ان آیتوں کو لیکر غار حراء سے واپس ہوئے تو آپ کا دل لرز رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا، پھر آپ خدیجہ بنت خویلد کے پاس گئے، اور غار میں پیش آنے والا سارا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اب اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے، خدیجہ نے فرمایا ہر گز نہیں خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، کیوں کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، محتاجوں کا بار گراں اپنے گردن پر اٹھاتے ہیں، کما کما کر غریبوں و مفلسوں کی امداد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا اور خدا کی رضامندی کے کاموں میں اعانت کیلئے کمر بستہ رہنا آپ کی زندگی کا نصب العین ہے، پھر خدیجہؓ آپکو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس چلیں، خدیجہؓ نے ان سے کہا اے میرے چچا زاد بھائی (ذرا) اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سنیں، آنحضرت ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ ان سے بیان کر دیا تب ورقہ بن نوفل نے کہا یہ تو خدا کا وہی رازدار فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام پر اتارا تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تم کو تمہاری قوم نکال باہر کرے گی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے کہا ہاں جب کسی شخص نے ایسی بات کہی جیسی تم کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے، اگر میں اس دن تک جیتا رہا تو میں تمہاری پوری مدد کروں گا۔

(بخاری کتاب بدء الوحی) (ناموس کے معنی رازدار کے ہیں جس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت

۱- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مہر نبوت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان دیکھا، وہ سرخ رنگ کے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، کبوتر کے انڈا کے برابر تھا، اس کا رنگ آپ کے بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔ (مسلم)

۲- عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، میں آپ کے پاس گیا ہوں، اور آپکے ساتھ کھایا اور پیا اور میں نے بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت کو دیکھا جو مٹھی کے مانند تھی اس پر مسوں کی طرح تل تھے۔ (مسلم)

۳- جعد بن عبدالرحمن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سائب سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئیں کہنے لگی یارسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے، آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا فرمائی، آپ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر آپ کے پیٹھ پیچھے کھڑا ہوا، میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں مہر نبوت دیکھی جو حجلہ کے انڈے کے برابر تھی۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کی خوشبو

۱۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک چمکتا ہوا تھا اور آپ کا پسینہ مبارک گویا موتی تھا، جب چلتے تھے تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے، میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو اس قدر نرم نہیں چھوا جیسا آپ کی ہتھیلیاں نرم تھیں، میں نے مشک اور عنبر میں بھی ایسی خوشبو نہ پائی جو اللہ کے رسول ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو۔ (بخاری ومسلم)

۲۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، اور دوپہر کے آرام کیلئے لیٹ گئے، میری ماں ایک شیشی لائی، اور آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی، آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم: یہ کیا کررہی ہے؟ وہ بولی آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں استعمال کریں گے، اور یہ پسینہ ہی سب سے اچھا خوشبو ہوا کرتی تھی۔ (مسلم)

۳۔آپ ﷺ کی آمد کو خوشبو سے پہچان لیا جاتا تھا۔ (صحیح الجامع میں علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

۴۔ نبی ﷺ (ہدیہ میں ملی ہوئی) خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کی کیفیت

۱- آپ رات کے پہلے پہر سو جاتے تھے، اور آخر شب کو جاگتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲- نبی ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے (بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوْتُ وَأَحْيَا) "اے اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ) "سب تعریف اسی اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کے طرف سب کو جانا ہے" (مسلم)

۳- رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے دائیں گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے (رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ) "اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا" (ترمذی، امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۴- رسول اللہ ﷺ ہر رات کو جب اپنے بچھونے پر آتے تو اپنے دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور درج ذیل سورتیں پڑھ کر پھونکتے، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر ان دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ہو سکتا اپنے سارے بدن پر پھیرتے، سر، منہ اور جسم کے اگلے حصے سے شروع فرماتے، ایسا تین بار کیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- آپ کا تکیہ جس پر آپ رات کو سوتے تھے ایک چمڑے کا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔ (احمد)

۶- رسول اللہ ﷺ کا فرش جس پر آپ سویا کرتے تھے ایک چمڑے کا تھا، جس کے اندر کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (مسلم)

۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا آپ وتر سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ (اور دوبارہ وتر کیلئے وضو نہیں فرماتے ہیں) تو آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں، لیکن میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت اور نماز

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ "کہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو"

۲- آپ ﷺ تین دن سے کم میں قرآن (ختم) نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح، ابن سعد)

۳- آپ ﷺ اپنی قرآت ہر آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ پڑھتے، پھر ٹھہر جاتے، ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھتے، پھر ٹھہر جاتے۔ (صحیح، ترمذی)

۴- آپ ﷺ فرماتے تھے کہ قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھو، کیوں کہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو دوبالا کر دیتی ہے۔ (صحیح، ابوداود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- آپ اپنی آواز کو قرآن پڑھتے وقت کھینچتے تھے۔ (صحیح، احمد)

۶- رات کو جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو (نماز کے لئے) اٹھ جاتے۔ (بخاری و مسلم)

۷- آپ اپنی جوتیاں پہن کر بھی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۸- آپ تسبیح اپنے داہنے ہاتھ کی پوروں کی مدد سے پڑھتے۔ (صحیح، ترمذی، ابوداود)

۹- آپ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو نماز پڑھتے۔ (حسن، احمد، ابوداود)

۱۰- آپ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے شہادت کی انگلی کو اٹھاتے ہوئے دعا فرماتے۔ (مسلم، باب فی صفة الجلوس فی الصلاة)

۱۱- آپ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی کو حرکت دیتے ہوئے دعا کرتے۔ (صحیح، نسائی) (نماز میں بیٹھتے وقت شہادت کی انگلی کو حرکت دیتے) اور فرماتے کہ یہ شیطان پر لوہے کی مار سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (حسن، احمد)

۱۲- آپ (نماز میں) اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ڈال کر سینہ پر رکھ لیتے تھے۔ (ابن خزیمہ وغیرہ، اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے، اور امام نووی نے اس حدیث کو شرح مسلم میں ذکر کیا ہے، اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)

۱۳- آئمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے، تو ایسی صورت میں نماز کے اندر انگلی کو حرکت دینا اور سینہ پر ہاتھ باندھنا ان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذہب ہے، یہ چیزیں نماز کے سنن میں سے ہیں۔

۱۴-امام مالک اور بعض شافعیہ رحمہم اللہ نے نماز میں شہادت کی انگلی کے حرکت دینے کو سنت قرار دیا ہے جیساکہ نووی رحمتہ اللہ علیہ کے شرح المہذب جلد/۳ صفحہ نمبر ۴۵۴ میں اور جامع الاصول کے محقق نے جلد/۵ صفحہ نمبر ۴۰۴ میں بیان کیا ہے۔

۱۵-مذکورہ بالا حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے حرکت دیئے جانے کی حکمت بیان فرمائی ہے کہ شہادت کی انگلی کو حرکت دینا اللہ کے وحدانیت کی طرف اشارہ ہے، اس لئے یہ شیطان پر لوہے کی مار سے بھی زیادہ سخت ہے، کیوں کہ شیطان کو توحید سے نفرت ہے۔

بنابریں مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کریں، اور آپ کی سنت کا انکار نہ کریں، کیوں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (صلوا کما رأیتموني اصلي) "جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی نماز پڑھو" (صحیح بخاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ

۱- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس شخص نے ایمان و نیک نیتی سے رمضان کا روزہ رکھا تو اسکے تمام اگلے گناہ معاف کردیئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

۲-جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں چھ روزے رکھے اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم)

۳-رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر ماہ میں تین روزے، اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب میں) اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے میں امید وار ہوں کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے، اور عاشورہ کے روزہ سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ ایک سال گزشتہ کا کفارہ ہو جائے۔ (مسلم)

۴-آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک باقی رہا تو میں نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا یعنی دسویں کے ساتھ۔ (مسلم)

۵-رسول اللہ ﷺ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جائیں تو میں روزے رکھے ہوئے ہوں۔ (نسائی اور حافظ منذری نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۶-رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۷-میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوائے ماہ رمضان کے کسی بھی مہینے کا مکمل روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی عبادت

۱-اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ "اے کپڑا لپیٹنے والے رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم" (سورۂ مزمل آیت نمبر: 2،1)

۲-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، چار رکعت پڑھتے انکے طول و حسن کا کیا کہنا، پھر چار رکعت پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا، پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے، میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں پر دل نہیں سوتا۔ (بخاری و مسلم)

۳- اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اول شب سو جاتے پھر اٹھتے، جب سحر کا وقت ہو جاتا تو وتر پڑھتے، پھر اپنے بچھونے پر آتے، اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بیوی کے پاس جاتے، جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے، اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے، نہیں تو وضو کر کے نماز کو جاتے۔ (بخاری و مسلم)

۴-حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں اتنا لمبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے، جب آپ سے کہا جاتا یارسول اللہ! آپ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کردیا ہے؟ تو آپ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری و مسلم)

۵-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مجھے عورت اور خوشبو کی محبت دی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (صحیح، احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازۂ تکلم

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى﴾ "قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے، کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے، اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے" (سورہ نجم آیت نمبر: 1-4)

۲-رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا: لکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔ (حسن، ابوداود)

۳-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں، میرے لئے پوری زمین مسجد اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ بنادی گئی ہے، ایک بار میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دی گئیں۔(بخاری) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے جا چکے اور تم لوگ اس کو نکال رہے ہو۔(جوامع الکلم کہتے ہیں کہ الفاظ تو مختصر ہوں لیکن اپنے اندر ایک بڑا مفہوم لئے ہوئے ہوں)

۴۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ پے در پے گفتگو نہیں کرتے تھے جس طرح تم پے در پے گفتگو کرتے ہو، لیکن آپ کی گفتگو کے کلمے جدا جدا ہوتے، جو آپ کے پاس بیٹھتا اس کو یاد کرلیتا۔(مسلم)

۵۔آپ اس طرح گفتگو فرماتے کہ اگر گننے والا شمار کرنا چاہتا تو اس کو گن لیتا۔(بخاری ومسلم)

۶۔رسول اللہ ﷺ زیادہ خاموش رہنے والے تھے(احمدؒ نے سند حسن کے ساتھ بیان کیا ہے)

۷۔رسول اللہ ﷺ کلام کو (حسب ضرورت) تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔(بخاری)

ایک دوسری روایت میں ہے(تاکہ اسے سمجھا جائے) مراد وہ دشوار کلمہ ہے جو اعادہ کا محتاج ہو۔

۸۔نبی ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرمایا کرتے تھے اور اسکے علاوہ (تطویل دعا) کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔(یہ حدیث صحیح ہے، احمد)

۹۔رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلند ہو جاتی، اور آپ کا غصہ تیز ہو جاتا گویا کہ آپ کسی لشکر سے ڈراتے ہوئے کہہ رہے ہوں کہ وہ لشکر تم پر صبح کے وقت آجائے گا اور شام کو آجائے گا۔ (مسلم)

حوض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی سیر کی مسافت ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر، اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی مانند ہے اس سے جو ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ (بخاری) (کیزان کوز کی جمع ہے جس کے معنی لوٹا کے ہیں)

زہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴾ (اے نبی ﷺ! "آپ اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑائیں جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہے تاکہ انہیں اس میں آزمائیں، اور تیرے رب کا دیا ہوا ہی رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے" (سورہ طہٰ آیت نمبر: 131)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲-حدیث ایلاء میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے سلسلہ میں قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جائیں گے، اور ان سے علیحدہ ہو کر ایک بالا خانے میں (مقیم) تھے یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب پہونچے تو وہاں سلم کے پتے کے ڈھیر، ایک چمڑے کا مشک اور چند مٹھی جو کے کچھ بھی نہ تھا، اور آپ اس وقت ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس کے نشان آپ کے پہلو میں ظاہر تھے (یہ بے سر و سامانی کی حالت دیکھ کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنکھوں میں آنسو آگئے، آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ اللہ کی مخلوقات میں سب سے بہتر اور برگزیدہ ہیں، اور قیصر و کسریٰ کس قدر عیش و عشرت میں ہیں، آپ بیٹھ گئے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تھا، اور فرمایا اے ابن خطاب کیا تم شک کرتے ہو؟ پھر فرمایا: یہ سب تو وہ لوگ ہیں جن کی نیکیوں کا بدلہ ان کو دنیا ہی میں دے دیا گیا ہے۔(بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ (اے عمر!) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۳-حضرت علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے جسم مبارک میں چٹائی کے نشانات پڑ گئے تھے، میں اس کو مٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ ہمیں بتلاتے کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بچھا دیتے جس پر آپ سوتے اور اس سے محفوظ رہتے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے دنیا سے کیا تعلق اور کیا لینا، میرا تعلق اس دنیا سے ایسا ہے جیسا کہ کوئی سوار مسافر کچھ دیر سایہ لینے کے لئے درخت کے نیچے ٹھہرے، پھر اس کو اپنی جگہ چھوڑ کر منزل کی طرف کوچ کر جائے۔ (ترمذی، حسن صحیح)

۴-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تو بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین رات گزرنے تک اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی رہ جائے الا یہ کہ اس میں سے کچھ میں قرض ادا کرنے کیلئے بچا رکھوں۔ (بخاری)

۵-عمرو بن الحارث کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار ودرہم نہ چھوڑا، اور نہ غلام نہ لونڈی، نہ اور کچھ، صرف اپنا سفید خچر جس پر آپ سوار ہوتے تھے، اور ہتھیار اور کچھ زمین جسے عام مسلمانوں کے لئے آپ صدقہ کر گئے۔ (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فاقہ کشی

رسول اللہ ﷺ ایک رات (گھر کے باہر) تشریف لے گئے تو آپ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے گھروں سے باہر بیٹھا ہوا پایا۔

رسول اللہ ﷺ: ایسے وقت میں تمہیں اپنے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے؟

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما: یا رسول اللہ بھوک نے !!

رسول اللہ ﷺ: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو گھر سے باہر نکالا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ ان کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے ہیں، وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ابو الہیثم مالک بن تیہان نامی انصاری شخص کے پاس جاتے ہیں، لیکن ابو الہیثم کو ان کے گھر میں نہیں پاتے ہیں۔

ابو الہیثم کی بیوی (رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے) آیئے خوش آمدید۔ یہ گھر آپ ہی کا ہے۔

رسول اللہ ﷺ: ابو الہیثم کہاں ہیں؟

بیوی: وہ ہمارے واسطے پینے کا پانی لینے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں ابو الہیثم آجاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا، اور آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور کہنے لگے کہ میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں۔

ابو الہیثم: آج مجھ سے زیادہ کوئی شخص معزز و مکرم مہمانوں والا نہیں ہے! پھر ابو الہیثم جاتے ہیں اور کھجور کی ایک ڈالی لاتے ہیں جس میں کچی اور پکی ہر طرح کی کھجوریں رہتی ہیں۔

ابو الہیثم: آپ لوگ اسے نوش فرمائیں، پھر ابو الہیثم اپنے ہاتھ میں چھری لے کر بکری ذبح کرنے کے لئے چلتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ: دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی کھجور اور گوشت کھا کر پانی پیتے ہیں یہاں تک کہ آسودہ اور سیراب ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ: (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان نعمتوں کے بارے میں قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا کہ تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا، پھر تم اپنے گھروں کو واپس نہیں ہوئے یہاں تک کہ یہ نعمتیں حاصل ہوئیں۔ (مالک، مسلم، ترمذی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد حدیث

۱۔رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو بھوک ایسی سخت ہوتی تھی کہ وہ اپنے گھروں سے اس لئے نکل پڑتے تھے کہ انہیں کچھ کھانا نصیب ہوں۔

۲۔کھانا تناول کرنے کی غرض سے اپنے ساتھیوں کے گھر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۔فضل نعمت اور اپنے خالق کی شکر گزاری، اور ان نعمتوں سے متمتع ہو کر اپنے منعم سے غافل نہ رہنے پر تنبیہ و تاکید۔

۴۔ پردہ کے اوٹ میں رہ کر مرد کا عورت سے سوال کرنا جائز ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

۱۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿وَ وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى﴾ "اور آپ کو تنگدست پاکر تونگر نہیں بنادیا" (یعنی بال بچوں والا ہوتے ہوئے تنگدست پاکر اللہ نے آپ کو غنی کر دیا اس کے ماسوا ہے۔ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر) (سورہ ضحیٰ آیت نمبر:8)

۲۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ ایک مہینہ گزر جاتا لیکن گھر میں آگ نہ جلتی، صرف انہی دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر گذارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے، البتہ ہمارے پڑوس میں انصار لوگ تھے جو رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنی بکریوں اور اونٹوں کا دودھ بھیجتے جسے آپ خود پیتے اور ہمیں بھی پلاتے۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی زندگی میں کبھی (اپنے دستر خوان پر) چپاتی دیکھی ہو، اور نہ ہی آپ نے کبھی مسلم بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ (بخاری)

۴۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ بھوک سے بیقرار رہتے لیکن آپ کو خراب کھجور بھی پیٹ بھرنے کو نہیں ملتی۔ (مسلم)

۵۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو کی روٹی اور چربی لائے، اس وقت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ ایک یہودی کے یہاں اپنی زرہ گرو رکھ کر اپنے گھر کے لئے کچھ جو لائے تھے۔

انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور بھی نہ تھا اور نہ ہی ایک صاع دانہ۔ (بخاری)

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والے خالی پیٹ پے در پے کئی راتوں کو گذار دیتے تھے کیوں کہ رات کا کھانا میسر نہ ہوتا، اور ان دنوں ان کی روٹی اکثر جو کی ہوتی تھی۔ (احمد، یہ حدیث حسن ہے)

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ تشریف لائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی وفات تک کبھی تین دن لگاتار گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائے۔(بخاری
و مسلم)

۸۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! آل محمد کو بقدر کفاف روزی عطا فرما۔(بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا رونا

پہلی حدیث : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : مجھے قران پڑھ کر سناؤ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ : آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ یہ قران آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : میں چاہتا ہوں کہ اس کو کسی دوسرے سے سنوں۔

پھر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی، یہاں تک کہ اس آیت پر پہونچے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ "کیا حال ہوگا جس وقت ہم لائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا اور لائیں گے ہم تجھ کو ان سب کے اوپر گواہ بنا کر" (سورۂ نساء آیت 41)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بس رک جاؤ (یہی اتنا کافی ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اللہ کے رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشک آلود ہیں (بخاری و مسلم)

فوائد حدیث

۱- سماعت قرآن کے وقت خشوع و خضوع رونا ہے نہ کہ چیخنا و چلانا۔

۲-رسول اللہ ﷺ نے قاری سے (حسبك الأن) کہا یعنی بس کرو، نہ کہ صدق اللہ العظیم۔

۳- رسول اللہ ﷺ دوسرے سے قرآن سننا پسند فرماتے تھے۔

دوسری حدیث : صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے صاحبزادے ابراہیم کے پاس گئے، ابراہیم اس وقت اپنے دودھ پلانے والی کے پاس تھے، آپ ﷺ گود لے کر بوسہ لیتے اور اسے سونگھتے ہیں، پھر جب صحابہ کرام اس واقعہ کے بعد دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابراہیم کے پاس گئے، تو دیکھتے ہیں کے ان کی جانکنی کا عالم ہے، رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہیں۔

تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ : یارسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی روتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو رسول اللہ ﷺ: (یہ بے صبری نہیں) بلکہ شفقت ہے آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج ہوتا ہے، پر زبان سے ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے، اور بیشک اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فوائد حدیث

۱- نوحہ اور چیخے چلائے بغیر میت پر رونا جائز ہے۔

۲- قضاوقدر پر رضامندی اور عدم رضا بالقدر پر دلالت کرنے والے الفاظ سے پرہیز کے ساتھ میت پر حزن وملال جائز ہے۔

خواب میں دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ (بخاری)

۲- آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں اپنے تئیں نہیں دکھا سکتا۔ (بخاری و مسلم)

۳- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب مجھے جاگتے دیکھا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد حدیث

۱- دیدار رسول ممکن ہے بشرطیکہ اس صورت میں دیکھے جس طرح آپ کے شمائل میں آپ کا طول، رنگ، ہیئت اور داڑھی وغیرہ منقول ہے۔

۲- علامہ مناوی نے ان احادیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ صحیح خواب یہ ہے کہ آدمی آپ کو آپ کی اسی صورت میں دیکھے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے، اگر کسی نے آپ کو دوسری صورت میں دیکھا مثلاً لمبایا ناٹا یا زیادہ گندمی رنگ تو گویا اس نے آپ کو نہیں دیکھا

۳- علامہ مناوی نے فرمان نبوی "فسیرانی فی الیقظة" کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ یہ اس خاص دیدار کا بیان ہے جو بروز قیامت شفاعت یا آپ کے قرب کے وقت حاصل ہوگا۔

۴- بعض صوفیہ تیسری حدیث کو اپنا مستدل بناتے ہوئے یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ دنیا کے اندر ہی حالت بیداری میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہیں، علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں ان کی تردید کی ہے کہ (اگر اس سے دنیا کا دیدار مراد ہے تو) اس سے یہ لازم آتا ہے کہ یہ لوگ صحابہ ہیں اور آپ کی صحبت تو قیامت تک نہ ختم ہوگی جب کہ ایسی بات کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

۵- صوفیوں کی ایک کتاب میں ہم نے یہ پڑھا کہ ابوالمواہب شاذلی نے کہا کہ مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... جھوٹی حدیث آخر تک۔

اور جب میں نے مولف سے اس شخص کے بارے میں یہ سوال کیا کہ کیا وہ صحابی ہیں ؟ تو مولف نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ آپ ﷺ اور ابو الحسن شاذلی کے درمیان پانچ مشائخ ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حالت بیداری میں دیکھا ہے !!

میں نے اس سے کہا کہ صحابہ کرام نے تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات کے بعد حالت بیداری میں نہیں دیکھا لیکن وہ مطمئن نہیں ہوا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ یہ سراسر رسول اللہ ﷺ پر کذب بیانی ہے، جس سے آپ نے امت کو ڈرایا ہے کہ " جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے"(بخاری و مسلم)

٦- شیخ الاسلام زکریا انصاری سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جن کا دعوی ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اس کو کسی چیز کا حکم دے رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ مکروہ نہیں بلکہ حرام ہے، اور اس بات پر علماء کی صراحت ہے کہ خواب سے کوئی احکام ثابت نہیں ہوتے۔

٧- رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جو شخص حالت بیداری میں دیدار نبوی کا دعوی کرتے ہیں اس کے رد میں سب سے بڑا جواب اللہ کا یہ فرمان ہے ﴿وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ "ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک" (سورۂ مومنون آیت نمبر: 100)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱-ارشاد خداوندی ہے ﴿ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾ "اے پیغمبر ﷺ ہم نے آپ سے پہلے کسی بشر کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی تو کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ رہ جائیں گے"(سورۃ انبیاء آیت نمبر: 34)

۲-رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل جلالہ جب کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے، تو اس امت سے پہلے اس امت کے نبی کو فوت کر دیتا ہے، اور اس پیغمبر کو اس امت کے لئے میر ساماں بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو نبی کے سامنے ہی اس کو ہلاک کر دیتا ہے، اس طرح نبی کی تکذیب و نافرمانی کی وجہ سے انہیں نبی کے سامنے ہی ہلاک کر کے نبی کی آنکھ کو ٹھنڈی کر دیتا ہے۔ (مسلم)

۳- (ایک بار) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ نے دنیا اور اپنی قربت کے درمیان اختیار دیا، تو اس بندے نے اللہ کی قربت کو ترجیح دی، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے (کیوں کہ آپ سمجھ گئے کہ اب اللہ کے رسول ﷺ ہم سے رخصت ہونا چاہتے ہیں) (بخاری)

۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم دوشنبہ کو جب پردہ ہٹایا تھا تو آپ کا ہم نے آخری دیدار کیا تھا، میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ گویا وہ مصحف کا ورق ہے اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں لیکن آپ نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ ثابت قدم رہو اور ابو بکرؓ لوگوں کی امامت فرما رہے تھے، پھر آپ نے پردہ گرا لیا اسی دن کے آخری حصہ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

۵-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ نے آپ کو اس حال میں اٹھا لیا کہ آپ کا سر میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان تھا (مائی عائشہؓ کا مقصد ہے آپ کی وفات میری گود میں ہوئی) (بخاری)

۶-انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مرض وفات میں جب رسول اللہ ﷺ سخت تکلیف محسوس کر رہے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا "واکرباہ" ہائے ابا جان کی تکلیف، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (فاطمہ) آج کے دن کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہیں رہے گی، تیرے باپ پر آج وہ اٹل چیز اتری ہے جس سے کسی کو مفر نہیں ہے اب قیامت کے دن ملاقات ہو گی۔ (بخاری)

۷-ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نزول وحی کے بعد مکہ میں تیرہ برس تک رہے، اور مدینہ میں دس برس تک رہے، اور تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ (بخاری)

۸-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ابو بکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ مقام سنح میں تھے جو مدینہ کے عوالی میں واقع تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نہیں مرے ہیں !!

جب ابو بکرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے چادر ہٹائی اور اسے بوسہ دیا، اور فرمایا میرے ماں اور باپ آپ پر قربان آپ زندہ مردہ دونوں حالت میں اچھے رہے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپ کو دو موت کبھی نہیں چکھائے گا، پھر لوگوں کی طرف نکلے اور فرمایا اے قسم کھانے والے تھوڑی دیر ٹھہر (یعنی اے عمر جلدی نہ کر) جب ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو عمر بیٹھ گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور فرمایا خبر دار جو محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا وہ یہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں، اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اللہ کی ذات حی لا یموت ہے، اور پھر یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ (سورہ زمر آیت نمبر 30) "اے محمد آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں" ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 144) "(حضرت محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے ؟ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالی کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالی شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا"

فرمایا : لوگ رونے لگے۔

۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تندرستی کی حالت میں فرماتے تھے کہ کسی پیغمبر کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ جنت میں ان کو ان کی جگہ نہ دکھائی جاتی ہے، پھر انہیں دنیا اور آخرت کا اختیار دیا جاتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آنحضرت ﷺ پر موت طاری ہوئی، اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ پر بیہوشی طاری تھی، پھر تھوڑا افاقہ ہوا تو اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھایا، پھر فرمایا" الہی میں نے رفیق اعلی کو پسند کیا" میں نے کہا پھر تو آپ ہمیں نہ چاہیں گے، اور میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو حالت صحت میں آپ ہم لوگوں سے فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۰- اور مشہور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ۱۱ھ ہجری یوم دوشنبہ کو ہوئی جب کہ آپ نے اپنا پیغام پہنچادیا، اور آپ کے ذریعہ اللہ نے دین کو پورا کردیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاق نبوی سے متعلق (چند اشعار)

بنیت لهم من الأخلاق ركنا   فخانو الركن فانهدم اضطرابا

آپ نے اخلاق کو ان کے لئے مضبوط رکن بنایا

پس انہوں نے اس رکن کے ساتھ غداری کی تو وہ دھڑام سے گر گیا

وكان جنابهم فيها مهيبا   وللأخلاق أجدر أن تهابا

آپ کی شخصیت ان میں قابل ہیبت تھی

اور اخلاق اس بات کا متقضی ہے کہ اس سے ہیبت پیدا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱-ارشاد باری تعالی ہے ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ "اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں، اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے، سو آپ ان سے درگزر کریں، اور ان کے لئے استغفار کریں، اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں، پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالی پر بھروسہ کریں بیشک اللہ تعالی توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" (سورۃ آل عمران آیت نمبر: 145)

۲- ارشاد الہی ہے ﴿إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ "یقیناً آپ خلق عظیم پر ہیں"

۳ - آپ کا خلق قرآن تھا۔ (مسلم)

۴- آپ کے نزدیک سب سے بری عادت جھوٹ بولنا تھا۔ (صحیح، بیہقی)

۵- رسول اللہ ﷺ فحش کلام اور بیہودہ گو نہ تھے، آپ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو، لعنت کرنے والے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور گالی بکنے والے نہ تھے، اور ناراضگی کے وقت فرماتے: اسے کیا ہے اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی پیشانی خاک آلود ہوں۔ (بخاری)

۷۔رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوبصورت، اور اخلاق میں سب سے اچھے تھے ۔(بخاری)

۸۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ آپ مشرکین پر بددعا کیجئے تو آپ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں، بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

۹۔رسول اللہ ﷺ نیک شگون لیتے اور بد شگونی نہیں لیتے تھے، اور اچھے نام کو پسند فرماتے تھے۔ (صحیح، احمد)

۱۰۔عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ دوران گفتگو ہمہ تن میری طرف اس طرح متوجہ ہوتے تھے کہ میں سمجھتا کہ قوم کا سب سے بہتر آدمی میں ہی ہوں۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ : یا رسول اللہ میں بہتر ہوں یا ابو بکر رضی اللہ عنہ ؟

رسول اللہ ﷺ : ابو بکر رضی اللہ عنہ !

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ : یا رسول اللہ میں بہتر ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ ؟

رسول اللہ ﷺ : عمر رضی اللہ عنہ !

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ : یا رسول اللہ میں بہتر ہوں یا عثمان رضی اللہ عنہ ؟

رسول اللہ ﷺ : عثمان رضی اللہ عنہ !

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ : جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے سچ بتایا، تو میری خواہش ہوئی کہ میں آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ (ترمذی، علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۱۱۔عطاء بن یسار رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، میں نے کہا کہ تورات میں رسول اللہ ﷺ کی جو صفت بیان کی گئی ہے اسے بتلایئے، تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں خدا کی قسم قران میں آپ کی جو صفتیں بیان کی گئی ہیں انہیں بعض صفات سے آپ تورات میں موصوف ہیں ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ اے پیغمبر ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، آپ میرے بندہ اور رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا، نہ آپ بد زبان اور سخت دل ہیں، اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں، بلکہ معاف اور درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالی آپ کو دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا جب تک کہ ٹیڑھی ملت آپ کی وجہ سے سیدھا نہ کر دے کہ لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کرلیں، اور ان کی اندھی آنکھیں کھل جائیں، اور ان کے بہرے کان سننے لگ جائیں، اور ان کے زنگ آلود دل صاف ہو جائیں۔ (بخاری)

۱۲- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کام کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور رہتے، کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتا تو اس کو اللہ کے واسطے سزا دیتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کے سوا اپنے دست مبارک سے کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی خادم کو، اور کسی تکلیف پہونچانے والے سے آپ نے کبھی انتقام نہیں لیا، ہاں اگر حرمات الہیہ کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ تبارک وتعالی کے لئے صرف بدلہ لیتے تھے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو آپ فرماتے اس کی شفارش کرو کہ تم کو بھی اجر ملے، اور اللہ تعالی اپنے نبی کی زبانی جو کچھ چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہترین خلق کے حامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، ایک دن آپ نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ اللہ کے نبی نے جس کام کا مجھے حکم دیا ہے اس کے لئے جاؤں گا، چنانچہ میں نکلا، یہاں تک کہ میرا گذر بچوں پر سے ہوا، جو بازار میں کھیل رہے تھے (میں وہاں کھڑا ہو گیا) کہ نبی ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑلی، میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے۔

اللہ کے رسول ﷺ : اے انس جہاں جانے کے لئے ہم نے کہا تھا وہاں ہو آئے ہو؟

انس بن مالک رضی اللہ عنہ : ابھی جارہا ہوں اے اللہ کے رسول۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ : خدا کی قسم میں نے نو برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کسی چیز کے بارے میں یہ کہا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا، اور کبھی آپ نے میرے ہاتھوں نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی، خدا کی قسم کبھی آپ نے مجھ کو اف تک بھی نہیں کہا۔ (مسلم)

۱۵- صحابہ نے ثمامہ نامی ایک سردار کو قید کرلیا پھر اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے، وہ بولا اے محمد میرے پاس خیر ہی خیر ہے، اگر مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے، اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گزاری کرے گا، اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مانگئے جتنا آپ چاہیں گے ملے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو، پھر ثمامہ وہاں سے گیا اور غسل کر کے مسجد میں آیا، اور کہنے لگا " اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ " اے محمد خدا کی قسم! میرے نزدیک آپ کے چہرے سے برا چہرہ روئے زمین پر اور کسی کا چہرہ نہ تھا، اور اب آپ کے چہرہ سے زیادہ کسی کا چہرہ مجھے محبوب نہیں ہے، اللہ کی قسم آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا، اور اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میرے نزدیک برا نہ تھا اور اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے، جب وہ مکہ پہونچے، تو کہنے والوں نے کہا تو بے دین ہو گیا، انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا۔

(متفق علیہ، یہ مسلم کے الفاظ ہیں اختصار کے ساتھ)

احادیث اخلاق

۱- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۲- تم میں میرے نزدیک سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بخاری)

۳-ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہوں، اور تم میں بہتر وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اپنی بیویوں کے لئے بہتر ہوں۔(ترمذی، حسن صحیح)

۴- ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے، اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ (حسن، ابن ماجہ)

۵-مومن اپنے اچھے اخلاق کی بدولت دن کے روزہ دار اور رات کے تہجد گذار کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (صحیح، ابوداؤد)

۶-ایمان کامل رکھنے والے وہ مومن ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور اپنے اہل وعیال کے لئے زیادہ مہربان ہوں۔ (ترمذی، حسن)

۷- قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی جو چیز رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے، اور اللہ تعالی بیہودہ بے حیاء باتوں سے نفرت کرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، حسن صحیح)

۸-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے اور میرے سب سے زیادہ نزدیکی وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق بہتر ہوں، اور قیامت کے دن سب سے زیادہ مبغوض اور زیادہ دور رہنے والا وہ آدمی ہوگا جو زیادہ بکواس کرنے والا منہ پھٹ اور منہ زور ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ متفیھقون کون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں فرمایا تکبر کرنے والا ۔ (یہ حدیث حسن ہے ، ترمذی)

۹-آپ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ (مسلم)

۱۰-جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرو جو اس کو مٹا دے گی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ ۔ (ترمذی ، حسن)

۱۱- آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اسی لئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو مرتبہ کمال تک پہونچادوں۔ (امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبیؒ نے اس کی تائید کی ہے)

۱۲-کیا میں تم کو ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو دوزخ پر حرام ہے، اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو لوگوں سے قریب ہوں، آسان اور نرم خو ہوں۔ (احمد، ترمذی، اور علامہ البانی نے اس حدیث کو دیگر شواہد کے ساتھ صحیح قرار دیا ہے)

۱۳- بندوں میں اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (حاکم، اور علامہ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے)

۱۴-مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں، اور بازو کے اعتبار سے متواضع ہوں، جو محبت کرتے ہوں اور جن سے محبت کی جاتی ہو، اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ کسی سے محبت کرے نہ کوئی دوسرا اس سے محبت کرے۔

(طبرانی ، علامہ البانی نے اس کو حسن کہا ہے)

۱۵-رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا وہ کون سا عمل ہے جس کے باعث لوگ جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے داخل ہوں گے، تو آپ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق۔(ترمذی اور یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ جامع الاصول کے محقق کے نزدیک صحیح ہے)

۱۶-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مومن بھولا بھالا شریف ہوتا ہے، اور فاجر دھوکا باز کمینہ ہوتا ہے" (احمد، علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۱۷-مومن سہولت پسند، نرم خو ہوتے ہیں جیسے کہ نکیل لگے ہوئے اونٹ اگر چلایا جائے تو چل دیتا ہے، اور اگر بیٹھا دیا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔(ترمذی، علامہ البانی" نے اس حدیث کو تخریج مشکوہ میں حسن لغیرہ قرار دیا ہے)

۱۸- وہ مومن جو لوگوں سے (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے) ملتا جلتا ہے، اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے، وہ اس مومن سے کہیں زیادہ افضل ہے جو لوگوں سے نہ ملتا ہے اور نہ ہی ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔(احمد، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۱۹-میں بتاؤں کہ تم میں بہتر کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن کی عمر لمبی ہو اور اخلاق اچھے ہوں۔ (احمد)

۲۰-چار خصلتیں اگر تم کو نصیب ہو جائے تو پھر دنیا (اور اس کی نعمتوں) کے فوت ہو جانے میں کوئی غم نہیں ہے، امانت داری، سچ گوئی، حسن اخلاق، اور کھانے میں احتیاط و پرہیز۔(احمد، علامہ البانی نے اس حدیث کو اپنی کتاب السلسلة الأحاديث الصحيحة میں صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے)

۲۱ - اللہ تعالی مجھے سخت اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا، بلکہ مجھے سکھلانے اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (مسلم)

۲۲ - میں اس شخص کو جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرے اگر چہ وہ حق پر ہو، اور اس شخص کو جنت کے وسط میں مکان ملنے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کردے اگر چہ مزاحیہ انداز ہی کیوں نہ ہو، اور اس شخص کو جنت کے بلند حصہ میں مکان کی ضمانت دیتا ہوں جس نے اپنے اخلاق اچھے رکھے۔ (ابوداؤد، علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے، دیکھیں (سلسلة الأحاديث الصحيحة)

اخلاق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی دعائیں

۱- ﴿ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ﴾ "اے اللہ اچھے اعمال و اخلاق کی طرف ہماری رہنمائی فرما، تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق و اعمال کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا، اور برے اعمال و اخلاق سے مجھے بچائے رکھ، تیرے سوا ان سے کوئی بچا نہیں سکتا" (نسائی، ارناؤط نے جامع الاصول میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

۲- ﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الأَدْوَاءِ﴾ "اے اللہ مجھے برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات و بیماریوں سے بچا" (ترمذی، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

۳- ﴿اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا﴾ "اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت ڈال دے، اور آپس میں ہماری اصلاح کر دے"

۴- ﴿اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا﴾ "اے اللہ میں انسان ہوں جس مسلمان کو بھی میں نے برا کہا یا اس پر لعنت کی تو اس کے لئے گناہوں سے دوری اور ثواب کا ذریعہ بنادے" (مسلم)

۵- ﴿اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ﴾ "یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر، اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر نرمی کر" (مسلم)

۶- ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ﴾ "اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے" (مسلم)

۷- ﴿اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَأَحْسِنْ خُلُقِيْ﴾ "اے اللہ جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میری سیرت بھی اچھی بنا" (احمد، علامہ البانی نے تخریج مشکوۃ کے حدیث نمبر ۵۰۹۹ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کے وقت در گزر کرنا

۱۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں، اور نبی ﷺ تشریف فرما تھے، تعجب اور تبسم فرما رہے تھے، پھر جب اس نے بہت زیادہ گالیاں دیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی بعض باتوں کا کچھ جواب دیا، جس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے، اور وہاں سے اٹھ کر چل دیئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پہنچتے ہیں اور عرض کرتے ہیں :

ابو بکر رضی اللہ عنہ : یارسول اللہ (یہ کیا بات ہوئی کہ) وہ شخص مجھے گالیاں دیتا رہا، اور آپ وہاں تشریف فرما رہے، اور جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے۔

رسول اللہ ﷺ : تمہاری طرف سے ایک فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا، لیکن جب تم نے اس کا جواب دے دیا تو شیطان بیچ میں کود پڑا۔

اے ابو بکر : تین چیزیں سچی ہیں جب کسی بندے پر ظلم کیا جاتا ہے اور وہ اللہ کے لئے معاف کردیا جاتا ہے تو اللہ اپنی مدد سے ان کی تائید کرتا ہے، اور جب کوئی شخص صلہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رحمی کی نیت سے داد و دہش کرتا ہے تو اللہ اس کو اور بڑھاتا ہے، اور جب کوئی مال بڑھانے کے لئے مانگتا ہے تو اللہ اس کو اور کم کرتا ہے۔(احمد ، علامہ البانی نے تخریج مشکوۃ حدیث نمبر ۵۱۰۲ میں اس کو حسن قرار دیا ہے)

۲-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دونوں گالی گلوج کرنے والے جو کچھ بھی کہہ رہے ہوں ہر ایک کا گناہ ابتدا کرنے والے کو ہوتا ہے بشرطیکہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے (مسلم)

اس حدیث میں اس امر پر دلیل موجود ہے کہ اگر کوئی شخص گالی گلوج اور تکلیف واذیت میں ابتدا کرے تو اس سے بقدر اذیت بدلہ لے سکتا ہے، اور اس کا گناہ پہل کرنے والے پر ہے کیوں کہ جواب دینے والے نے جو کچھ کہا ہے اس کا سبب یہی شخص ہے، بشرطیکہ جواب دینے والا زبان درازی میں حد سے تجاوز نہ کرے، کیوں کہ اس صورت میں تجاوز کا گناہ اس پر ہوگا کیوں کہ اسے صرف بقدر اذیت بدلہ لینے کی اجازت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾ "اور برائی کا بدلہ اسی کے مثل برائی ہے اور جو کوئی معاف کرے اور صلح واصلاح کی کوشش کرے، تو اس کا خاص اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ہے، اور اللہ تعالی ظالموں کو پسند نہیں کرتا" اور بدلہ نہ لینا اور صبر و برداشت سے کام لینا افضل ہے، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے متعلقہ حدیث میں گزر چکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اللہ کی نظر میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت وہ ہے جو جھگڑالو ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ (شدید المراء) سخت جھگڑالو سے نفرت کرتا ہے جو اپنے ساتھی سے حجت کرتا ہے۔

مراء کی حقیقت : بغیر ضرورت کسی کے کلام میں عیب جوئی کرنا، اور خلل پیدا کرنا ہے، اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اپنے مقابل کو ذلیل اور نیچا دکھایا جائے اور اس پر اپنی بڑائی ظاہر کی جائے۔

(یہ صنعانی کی تشریح ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع

۱- اللہ تعالی کا فرمان ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ "(اے پیغمبر) ایمان والوں کے لئے اپنا بازو جھکا دیجئے" (سورۃ الشعراء آیت نمبر:215)

۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے حامل تھے، میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کا نام ابو عمیر تھا، اور وہ دودھ پیتا بچہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آتے تو فرماتے اے ابو عمیر کیا ہوا وہ نغیر؟ (بخاری و مسلم) (نغیر گوریا کو کہتے ہیں جس سے وہ کھیلتا تھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳-اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں لگے رہتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آتا تو وضو کر کے نماز کے لئے نکل جاتے۔ (بخاری و مسلم)

۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ کوئی لونڈی نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو پکڑتی اور جہاں چاہتی لے جاتی ۔ (بخاری)

۵-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، پھر بھی وہ حضور کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے، کیوں کہ انہیں یہ معلوم تھا کہ حضور ﷺ کو یہ بات ناپسند ہے۔(احمد، ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے)

۶-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جتنا نصاری نے عیسی بن مریم کو بڑھایا، میں ایک بندے کے سوا کچھ نہیں ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ (بخاری)

۷- رسول اللہ ﷺ انصار کی زیارت فرماتے، اور ان کے بچوں سے سلام کرتے، اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔ (یہ حدیث صحیح ہے ، نسائی)

۸-آپ ﷺ سے جب کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ اسے عطا فرماتے یا خاموش رہتے۔ (صحیح، حاکم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹-رسول اللہ ﷺ غریب مسلمانوں کی زیارت کے لئے جاتے، اور ان کے مریضوں کی عیادت فرماتے، اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے۔ (صحیح، ابو یعلی)

۱۰- آپ ﷺ سفر میں پیچھے رہا کرتے تھے، ضعیف کو ساتھ کر لیتے، اپنے پیچھے ان کو سوار کرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔ (صحیح، ابوداؤد)

۱۱- آپ ﷺ ذکر الٰہی بہت کرتے تھے، بیکار باتیں کم کرتے، اور نماز کو لمبی اور خطبہ کو مختصر کرتے، بیواؤں، مسکینوں، غلاموں کے ساتھ چلتے، ان کی ضرورت پوری کرنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتے تھے۔ (صحیح، نسائی)

۱۲-رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھتے اور زمین پر کھاتے تھے، اور بکری کو باندھتے، اور جو کی روٹی پر بھی غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ (صحیح، طبرانی)

۱۳-رسول اللہ ﷺ سے لوگوں کو روکا اور ہٹایا نہیں جاتا تھا۔ (صحیح، طبرانی)

۱۴-رسول اللہ ﷺ خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۵-رسول اللہ ﷺ زینب بنت ام سلمہ کو کھیلایا کرتے تھے اور بار بار فرماتے: اے زوینب، اے زوینب۔ (صحیح، ضیاء)

۱۶- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس (پیدل) چلتے ہوئے آئے۔ (بخاری)

۱۷- حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی ﷺ کا گذر کھیلتے ہوئے بچوں پر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تو آپ نے ان کو سلام کیا۔ (مسلم)

۱۸۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جوتیاں گانٹھ لیتے، اور اپنے کپڑے سی لیتے، اور اپنے گھریلو کام کاج کر لیتے، جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر کا کام کرتا ہے، اور کہا کہ حضور ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان تھے، کپڑے جوئیں نکال لیتے، بکریوں کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے تئیں خدمت کر لیتے۔ (ترمذی)

۱۹۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اس وقت سے کی ہے جب کہ میں آٹھ سال کا بچہ تھا، کبھی آپ نے میرے ہاتھوں نقصان ہونے پر مجھے ملامت نہیں کی، اگر آپ کے گھر والوں میں سے کوئی مجھ کو کچھ کہتا یا ملامت کرتا، تو آپ فرماتے اس کو چھوڑ دو، جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (بیہقی، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

احادیث تواضع

۱۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ تم لوگ اس قدر عاجزی و فروتنی اختیار کرو کہ کسی کو کسی پر شیخی باقی نہ رہے، اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مسلم)

۲۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال نہیں گھٹتا ہے، اور جو بندہ معاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے، اور جو بندہ اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

۳- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے بکری کے دست و پاؤں کھانے کے لئے بلایا جائے، تب بھی میں دعوت قبول کروں گا، اور اگر مجھ کو بکری کا دست و پاؤں تحفہ میں بھیجے تو اس کو ضرور قبول کروں گا۔ (بخاری)

۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی سب سے آگے رہتی تھی حتی کہ کوئی اس کے قریب تک نہ پہنچتی تھی، آخر ایک گنوار ایک اونٹ پر بیٹھا ہوا آیا، اور عضباء سے آگے نکل گیا، مسلمانوں پر شاق گذرا، آپ نے ان کی اس ناراضی کا اندازہ لگالیا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ضرور کرتا ہے کہ دنیا میں جب کوئی بلند ہو جاتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا دکھاتا ہے۔ (بخاری)

متکبرین کا حشر

۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا﴾ "زمین میں اکڑ کر نہ چلا کرو، نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ اونچائی میں پہاڑ کو پہنچ سکتا ہے، ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہے" (سورۃ الاسراء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت نمبر: 37)

۲- ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ، وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾ "لوگوں کے سامنے اپنے رخسار نہ پھلا، اور زمین میں اترا اکڑ کر نہ چل، کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا ہے، اور اپنی رفتار میں میانہ روی کر، اور اپنی آواز کو پست کر، یقیناً بد سے بد آواز گدھوں کی آواز ہے" (سورۂ لقمان آیت نمبر: 18)

۳- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے " عزت میرا تہبند ہے اور تکبر میری چادر ہے، جو شخص مجھ سے ان دونوں میں سے کسی ایک کو چھیننے کی کوشش کرے گا، تو میں اس کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ (مسلم)

اس حدیث میں عزت اور تکبر کو تہبند اور چادر سے تشبیہ دی گئی ہے، کیوں کہ کبر وغرور سے متصف آدمی کو یہ چیزیں ایسے لازم ہوتی ہیں جس طرح کہ انسان تہبند اور چادر میں لپٹا ہوتا ہے کہ وہ اپنے چادر اور تہبند میں کسی دوسرے کو شریک نہیں کرتا ہے اسی طرح عزت وبڑائی اللہ تعالی کا تہبند اور چادر ہے مناسب نہیں ہے کہ ان دونوں میں کسی کو شریک کیا جائے، اس کو اللہ نے مثالا بیان فرمایا ہے (دیکھئے جامع الاصول لابن الاثیر)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں جائے گا، پھر ایک شخص نے کہا آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اور جوتا اچھا ہو فرمایا: اللہ تعالی خوبصورت ہے، اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ حق بات نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم)

حدیث کا مفہوم

۱- (بطر الحق کہتے ہیں حق نہ ماننے کو، غمط الناس کہتے ہیں لوگوں کو حقیر سمجھنا)

۲- امام نووی رحمتہ اللہ علیہ حدیث "جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر کا شائبہ پایا جائے گا اللہ تعالی جنت میں اس کو ابتداء داخل نہیں فرمائے گا" کی شرح میں فرماتے ہیں کہ (متقیوں کے ساتھ اللہ تعالی جنت میں اس کو ابتداء داخل نہیں فرمائے گا، بلکہ اس کے بارے میں غور فرمائے گا، یا تو ان کو سزا دے گا یا تو معاف فرمائے گا)

۳- اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ "جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا شائبہ پایا جائے گا، اس کو جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا" سے مراد یہ ہے کہ جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ نہ رہیں گے۔ (جامع الاصول لابن الاثیر)

۴- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن متکبروں کو میدان حشر میں چھوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوٹی چیونٹیوں کے مثل انسانی صورت میں اٹھایا جائے گا، ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی اور دوزخ کے جیل خانہ بولس کی طرف ہنکائے جائیں گے، جہنم کی آگ چاروں طرف سے انہیں محیط ہوگی، دوزخ کا دھوون پیپ اور لہو وغیرہ پینے کو دیا جائے گا۔ (ترمذی، اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور جامع الاصول کے محقق نے اس کی تائید کی ہے)

۵-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا کی ڈینگ ختم کر دی ہے آدمی یا تو مومن متقی ہوتا ہے یا فاجر و بد بخت، سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی کے تھے (عبیة الجاھلیة) جاہلیت کے کبر و نخوت کو کہتے ہیں) (ترمذی، امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے، اور محقق جامع الاصول نے ان کی تائید و توثیق کی ہے)

۶-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک خوبصورت حلہ پہنے اور اپنے سر میں کنگھی کیے ہوئے اتراتا ہوا اکڑ کر چل رہا تھا کہ اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا جس میں وہ قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

(مرجل: کہتے ہیں سر میں کنگھی کیے ہوئے کو، یتجلجل: زمین میں دھنسا دیے جانے کو کہتے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ "(اے پیغمبر) سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے، اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجئے، اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جایا کیجئے" (سورۃ الاعراف آیت نمبر: 199)

۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ جا رہا تھا، آپ پر نجران کے موٹے کنارے والی چادر تھی، ایک اعرابی نے آپ کو پالیا، اور چادر پکڑ کر زور سے کھینچا، میں نے نبی ﷺ کی گردن کے کنارے پر سخت کھینچنے کی وجہ سے رگڑ کا نشان دیکھا، پھر کہنے لگا اے محمد (ﷺ) اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لئے بھی کچھ دینے کا حکم فرمائیں، رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے پھر اسے کچھ دینے کا حکم صادر فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کے سردار اشج سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے ایک بردباری (غصہ سے مغلوب نہ ہونا) اور دوسرے جلدی نہ کرنا۔ (مسلم)

۴- نبی ﷺ ایک درخت کے نیچے ٹھہرے، آپ نے اپنی تلوار درخت سے لٹکادی اور سوگئے پھر بیدار ہوئے، تو آپ نے اپنے پاس ایک شخص کو موجود پایا، اور آپ کو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہ تھا، نبی علیہ السلام نے فرمایا اس نے میری تلوار سونت لی، پھر کہا میرے (ہاتھ) سے تم کو کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ! پھر اس نے اپنی تلوار میان میں ڈال لی اور بیٹھ گیا، پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی۔ (بخاری و مسلم)

غصہ اور اس کا علاج

۱۔ اللہ کا ارشاد ہے ﴿الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ﴾ ”جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب ان کو غصہ آجاتا ہے تو معاف کردیتے ہیں“ (سورۃ الشوری آیت نمبر: 37)

۲۔ ارشاد باری تعالی ہے ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ”جو لوگ فراخت و تنگی کے موقع پر بھی راہ خدا میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور جو غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں، اللہ تعالی بھی ان نیک کاروں کو پسند کرتا ہے“ (سورۃ آل عمران آیت نمبر: 134)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو خالصا لوجہ اللہ سزا دیتے۔ (بخاری و مسلم)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۴-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص غصہ کو پی جائے در آنحالیکہ اس میں اتنی طاقت وقوت ہے کہ اپنے غصہ کے تقاضے کو وہ نافذ اور پورا کر سکتا ہے، تو اللہ تعالی قیامت کے دن ساری مخلوقات کے سامنے اس کو بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ حوران جنت میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے انتخاب کرے۔(ترمذی، ابوداؤد،

علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے ، (ملاحظہ ہو تخریج مشکوۃ)

۵-آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں جو مد مقابل کو پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان اور شہ زور در حقیقت وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔(بخاری ومسلم)

۶-ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمایئے اور زیادہ بار مجھ پر نہ ڈالیں، شاید کہ میں یاد کر سکوں، تو آپ نے فرمایا کہ غصہ مت کرو۔ (بخاری)

۷-سلیمان بن صرد کہتے ہیں کہ دو شخصوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے گالی گلوچ کی، اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے، وہ کلمہ یہ ہے ﴿أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ صحابہ کرام اس شخص کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ ارے رسول اللہ ﷺ جو فرما رہے ہیں اسے تم نے نہیں سنا، غصہ والے آدمی نے جواب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دیا میں مجنون نہیں ہوں۔

۸-ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی بابت ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ " یعنی کوئی تجھ کو ستائے تو اس کے بدلہ میں اس کو مت ستا بلکہ سلوک کر، وہ تیرا گاڑھا دوست ہو جائے گا" (سورۃ فصلت آیت نمبر: 34)

فرماتے ہیں کہ اچھے طریقہ سے مراد غصہ کے وقت صبر کرنا ہے، اور بدسلوکی کے وقت معاف کرنا ہے، جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالی ان کی حفاظت کرے گا اور ان کے دشمن کو جھکا دے گا گویا کہ وہ قریبی دوست ہے۔ (امام بخاری نے تعلیقا اس کو ذکر کیا ہے)

۹- آپ ﷺ نے فرمایا: غضب شیطان کے سبب ہے، اور شیطان جہنم سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی سے بجھتی ہے، لہذا جب کسی کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔

(ابوداؤد، شرح السنہ کے محقق شعیب ارناؤط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۱۰-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ جائے، پس اگر بیٹھنے سے غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے لیٹ جانا چاہئے۔ (ابوداؤد، اور شعیب ارناؤط نے شرح السنہ میں اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم تو آیات کو خدا کی برکت اور عنایت سمجھتے تھے، اور تم ان سے ڈرتے ہو، ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پانی کم پڑ گیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اس کو لیکر آؤ، صحابہ کرام آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالدیا، اور فرمایا بابرکت پانی کی طرف آؤ اور برکت خدا کی طرف سے ہے، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹ رہا تھا، اور ہم تو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی تسبیح سنتے تھے۔ (بخاری)

۲- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب ایک سفر میں چلے کہ ان کو بڑی شدت کی پیاس لگی، نبی ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے دو شخص کو بھیجا، میرا خیال ہے کہ وہ علی اور زبیر رضی اللہ عنہم تھے، یا ان کے علاوہ کوئی اور رہا ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم دونوں فلاں مقام پر ایک عورت کو پاؤ گے، جس کے ساتھ ایک اونٹ ہے اور اونٹ پر دو مشکیں، (پکھالیں) اسے لیکر میرے پاس آؤ، وہ دونوں صحابی اس عورت کی تلاش میں نکلے، اور اسے اس حالت میں پایا کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشکیزوں کے درمیان اونٹ پر سوار تھی، (مزادتان: کہتے ہیں چمڑے کے دو مشکیزوں کو)

دونوں صحابی : رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو۔

عورت : اللہ کا رسول کون؟ وہی جو بددین ہے ! (یعنی اپنے آباؤ واجداد کے دین کا تارک ہے)

دونوں صحابی: وہ وہی شخص ہیں جسے تم مراد لے رہی ہو، لیکن وہ اللہ کے برحق رسول ہیں، پھر وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی ہے، پھر ان کے دونوں مشکوں کا آپ نے برتن میں ڈالنے کا حکم دیا، پھر پانی میں اللہ کی مشیت سے جو چاہا پڑھ کر پھونکا اور پانی کو دوبارہ مشکیزوں میں لوٹانے کا حکم دیا (جب پانی مشکیزوں میں ڈال دیا گیا) تو آپ نے پھر مشکیزے کھولنے کا حکم دیا، اور وہ کھول دیے گئے، پھر لوگوں کو اپنے برتنوں، مشکیزوں کو بھر لینے کا حکم صادر فرمایا، کوئی برتن اور مشکیزہ ایسا نہیں چھوڑا گیا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو، عمران بن حصین کہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مشکیزہ بھرتا ہی جارہا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے کپڑے بچھانے کا حکم دیا، اور اپنے ساتھیوں کو اپنے اپنے توشوں کا کچھ حصہ حاضر کرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ اس عورت کا کپڑا بھر دیا۔

رسول اللہ ﷺ : (عورت کو مخاطب کرکے) جاؤ ہم لوگوں نے تمہارا کچھ بھی پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں لیا ہے، لیکن اللہ نے ہمیں پلایا ہے۔

پھر وہ عورت توشہ اور دونوں مشکیزے لے کر اپنے گھر والوں میں آتی ہے، عورت اپنے گھر والوں سے کہتی ہے ،میں ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں جو یا تو سب لوگوں سے بڑھ کر جادوگر ہے یا حقیقت میں پیغمبر ہے، پھر اس قبیلے کے لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آتے ہیں اور سب کے سب مسلمان ہو جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فوائد معجزہ

۱۔رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی توجہ اس بابرکت پانی کی طرف کرائی جو آپ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا کہ اس کی برکت تنہا اللہ ہی تعالی کے طرف سے تھی، جس نے اس معجزہ کو ظہور بخشا، یہ رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کو اللہ تعالی کی توحید اور صرف اسی سے اپنا رشتہ جوڑنے کی رہنمائی پر شدید رغبت ہے، اسی لئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی ہی کی طرف سے برکت ہے۔

۲۔ اللہ تعالی بوقت ضرورت یا جب کبھی چاہتا ہے غیب کی بعض باتوں پر اپنے رسول کو مطلع فرمادیتا ہے، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو خبر دی اس عورت کی جگہ کے بارے میں جو پانی لارہی تھی۔

۳۔مشرکین اسلام لانے والوں کو (صابی) کہا کرتے تھے (یعنی اپنے آباؤاجداد کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دین کا تارک ہے جو اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارتے تھے) تاکہ لوگوں کو اس سے پھیریں اور نفرت دلائیں، موجودہ دور میں بھی جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق دعوت دیتا ہے اور صرف عبادت الٰہی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اللہ کو چھوڑ کر انبیاء اولیاء کو پکارنے سے لوگوں کو روکتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہابی ہے تاکہ لوگوں کو اس کی دعوت سے پھیر دیں، اس لئے کہ وہ شخص ان لوگوں کی نظر میں صابی کی طرح ہے جس طرح مشرکین کی نظر میں مسلمان تھے، اور اللہ کی مشیت یہ ہے کہ لفظ وہابی کی (وہاب) (جس کا معنی ہے بہت عطا کرنے والا) کی طرف نسبت کرتا ہے جو اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام ہے گویا کہ اللہ نے اس کو توحید عطا کی ہے۔

۴- احسان کا بدلہ دینا: رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بدلہ دینے کا حکم دیا جس نے صحابہ کو تھوڑا سا ہی پانی دیا تھا کہ بغیر کسی کمی کے اس کا پانی لوٹا دینے کے ساتھ ساتھ اس کے کپڑے کو توشہ سے بھر دیا، اور اس سے فرمایا کہ اللہ نے ہم کو پلایا ہے۔

۵- وہ عورت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اخلاق اور معاملہ حسنہ سے بہت متاثر ہوتی ہے، پھر واپس اپنے قوم کے پاس جاکر کہتی ہے کہ وہ اللہ کے برحق رسول ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے گھر والے اور جو بھی ان کے ساتھ تھے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

۶- اسی جذبہ توحید اور اخلاق حسنہ کی بدولت اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی، اور اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورے خطہ ارضی میں پھیلا، اور جب بھی مسلمانوں نے توحید اور اخلاق فاضلہ کو نظر انداز کیا تو ذلت و مسکنت ان پر چھا گئی، اس لئے مسلمانوں کی عزت و سر فرازی اسی میں ہے کہ وہ از سر نو ع توحید و اخلاق کی طرف پلٹ آئیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ "اور جو اللہ تعالی کی مدد کرے گا اللہ بھی اس کی ضرور مدد کرے گا، بیشک اللہ بڑی قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے" (سورۃ الحج آیت نمبر:40)

صبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ﴾ "(اے نبی ﷺ) صبر کیجئے کیوں کہ بغیر توفیق خدا کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے، اور آپ ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں، اور جو مکر و فریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے آپ تنگدل نہ ہوں، بیشک اللہ پرہیز گار اور نیکوں کے ساتھ ہے" (سورۃ النحل آیت نمبر: 127)

۲- متفق علیہ حدیث :

پہلی حدیث : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے پوچھتی ہیں : کیا آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر احد کے دن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دن آیا ہے ؟

رسول اللہ ﷺ : تیری قوم سے مجھ کو بہت تکلیف پہنچی ہے، اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبدیالیل بن عبد کلال پر پیش کیا، میری دعوت کو اس نے قبول نہیں کیا، میں نہایت غمگین و پریشان حال جس طرف منہ آیا، جارہا تھا، قرن ثعلب میں پہنچ کر مجھے افاقہ ہوا تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو اچانک ایک ابر نے مجھ پر سایہ کرلیا، میں نے دیکھا تو اس میں جبرئیل تھے، جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں، اللہ نے تیری قوم کی بات سن لی اور جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ بھی سن لیا ہے آپ کے پاس اللہ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تاکہ ان کے متعلق جس طرح چاہیں ان کو حکم دیں۔

پہاڑوں کا فرشتہ : (اللہ کے رسول ﷺ سے سلام کرنے کے بعد کہتا ہے) اے محمد ﷺ اللہ تعالی نے تیری قوم کی بات سن لی ہے اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھ کو آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے، اگر آپ حکم دیں تو میں اخشبین کو (مکہ المکرمہ کے دو پہاڑ کا نام ہے) ان پر ڈھانک دوں۔

رسول اللہ ﷺ : میں امید کرتا ہوں کہ ان کی پشتوں سے اللہ تعالی ایسے لوگوں کو نکالے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مال غنیمت) تقسیم کیا۔

ایک شخص کہنے لگا: اس تقسیم سے اللہ کی رضا مقصود نہیں ہے !

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آدمی کی بات کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے ہیں (جسے سن کر) آپ کا چہرہ انور متغیر ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ : اللہ تعالی موسی علیہ السلام پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی، لیکن انہوں نے صبر کیا۔ (بخاری و مسلم)

تیسری حدیث : غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کا دندان مبارک توڑ دیا گیا اور سر زخمی ہو گیا، آپ اس سے خون پونچھتے تھے، اور فرماتے تھے وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا دانت توڑا اور سر زخمی کیا، حالانکہ وہ ان لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں ؟ تو قرآن مقدس کی یہ آیت نازل ہوتی ہے ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴾ " اے پیغمبر تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے تو ان کو معاف کرے، چاہے ان کو سزا دے، کیوں کہ وہ گنہگار ہیں " (سورۃ آل عمران آیت نمبر: 128)

چوتھی حدیث : حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے شکایت کی اس وقت آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔

ہم نے کہا: آپ ہمارے واسطے اللہ سے دعائیں کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ہمارے واسطے اللہ سے مدد کیوں نہیں طلب کرتے، یہ سن کر آپ بیٹھ گئے اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو گیا۔

آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: تم سے پہلے کی قوم کا یہ حال تھا کہ کسی کو (ایمان لانے کی وجہ سے) پکڑا جاتا اور اسے گڑھا کھود کر اس میں گاڑ دیا جاتا، پھر آرہ اس کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا، لیکن یہ چیز بھی اسے اپنے دین سے نہیں پھیرتی، کسی اور کو لوہے کی کنگھیوں کے ذریعہ ہڈی اور پٹھوں پر سے اس کے گوشت و پوست کو پھاڑ ڈالا جاتا لیکن وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا، اور (یہ بھی سن لو) خدا کی قسم! اللہ تعالی اس دین کو پورا کرے گا، یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک چلے گا اور سوائے اللہ تعالی کے کسی سے نہیں ڈرے گا لیکن تم جلدی کرتے ہو۔ (بخاری)

رفق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ " تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گراں گذرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں، اور ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں " (سورۃ التوبہ آیت نمبر: 128)

پہلی حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا، اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔

اصحاب رسول : چیخ وچلا رہے تھے کہ ٹھہر جاؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اس کا پیشاب مت روکو، اس کو چھوڑ دو۔

صحابہ کرام اس دیہاتی کو اپنا پیشاب پورا کر لینے پر چھوڑ دیتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ اس دیہاتی کو بلاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ (دیہاتی کو مخاطب کر کے): یہ مسجدیں پیشاب وگندگی کیلئے مناسب نہیں ہیں، یہ تو صرف اللہ کی یاد، نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ (اپنے صحابہ کو مخاطب کر کے): تمہیں خوشخبری سنانے والا بنایا گیا ہے، سختی اور متنفر کرنے والا نہیں، لاؤ اس پر ایک ڈول پانی بہادو۔

دیہاتی: اے اللہ صرف مجھ پر اور محمد پر رحمت نازل فرما، ہم دونوں کے ساتھ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کو اپنی رحمت میں شریک نہ کر۔

رسول اللہ ﷺ : تم نے ایک چوڑی چیز کو بالکل ہی تنگ کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

دوسری حدیث : معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، اس درمیان نمازیوں میں سے کسی کو چھینک آگئی۔

معاویہ رضی اللہ عنہ چھینک لینے والے سے کہتے ہیں: یرحمک اللہ۔

حاضرین جماعت میری طرف تعجب سے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔

میں نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کہ تمہاری موت پر تمہاری ماں روئے کیا بات ہے کہ تم لوگ میری طرف دیکھ رہے ہو؟

یہ سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر مجھے چپ کرانے لگے، جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو چپ کرانا چاہتے ہیں تو میں چپ رہا، یہاں تک کہ نماز ختم ہو گئی۔

معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں کہ میں نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کسی کو آپ سے بہتر معلم واستاذ دیکھا، اللہ کی قسم نہ آپ نے مجھ کو جھڑکا نہ مارا نہ گالی دی، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں یہ تو تسبیح و تکبیر اور نماز پڑھنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاویہ رضی اللہ عنہ : میری جاہلیت کا زمانہ ابھی گذرا ہے، اب اللہ تعالی نے اسلام نصیب کیا، ہم میں سے بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں (جو علم غیب کا دعوی کرتے ہیں)

آپ ﷺ نے فرمایا ان کے پاس مت جا۔

معاویہ رضی اللہ عنہ : بعض ہم میں سے براشگون لیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان کے دلوں کی بات ہے جو کسی کام سے انہیں نہیں روکتی۔ یعنی چاہئے کہ یہ بدشگونی انہیں کسی کام سے نہ روکے، کیوں کہ یہ ان کے لئے کسی نفع ونقصان پر اثرانداز نہیں ہے۔

تیسری حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہود نبی ﷺ کے پاس آئے۔

یہود : السام علیکم (یعنی تم پر موت ہو)

رسول اللہ ﷺ: و علیکم (اور تم پر بھی)

عائشہ رضی اللہ عنہا : مرو تم، تم پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب نازل ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ: اے عائشہ ٹھہر! نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بری باتوں سے بچو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا: آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا؟

رسول اللہ ﷺ: تو نے نہیں سنا میں نے ان کو کیا کہا اور کیا جواب دیا ہے، میری دعائے بد ان کے حق میں قبول ہوتی ہے، اور ان کی میرے حق میں قبول نہیں ہوتی۔
(بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے عائشہ بری باتیں کرنے والی نہ ہو، کیوں کہ اللہ تعالی برائی اور برا بننے کو پسند نہیں کرتا ہے۔

رفق سے متعلق چند احادیث

۱- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور جس قدر نرمی پر دیتا ہے اتنا نہ تو سختی پر دیتا ہے نہ کسی اور چیز پر۔ (مسلم)

۲- رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: نرمی اختیار کرو اور سختی اور بے حیائی سے بچو، نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے، اور جس چیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکال لی جاتی ہے اس کو خراب کر دیتی ہے یعنی اس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔ (مسلم)

۳- آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کو لازم پکڑ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان پر نرمی ڈال دیتا ہے۔ (صحیح، احمد)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رفق ونرمی سے محروم رکھا گیا وہ تمام قسم کی بھلائیوں سے محروم رہا۔ (مسلم)

۵- آپ ﷺ نے فرمایا جس کو نرمی کا حصہ دیا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی دی گئی، اور جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رہا۔ (احمد، ترمذی، اور ارناؤط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۶- رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری دیتے رہنا، نفرت مت دلانا، آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا۔ (بخاری ومسلم)

۷- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جب نماز شروع کرتا ہوں تو میری نیت ہوتی ہے کہ اس کو لمبی کروں، پھر میں بچہ کا رونا سن کر نماز کو اس خیال سے ہلکی کر دیتا ہوں کہ ماں کو اپنے بچہ کے رونے پر بہت رنج ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱-اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ "آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں آپ کو صرف آپ کی ذات کی بنسبت حکم دیا جاتا ہے، ایمان والوں کو رغبت دلاتے رہیں،، (سورۃ النساء 84)

۲-رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والوں کو خوف لاحق ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) تو جدھر سے آواز آرہی تھی ادھر ہی لوگ چلے راہ میں رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) آپ سب سے پہلے جہت آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ خبر کی تحقیق کے لئے ابو طلحہ کی ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے، آپ کے گلے میں تلوار تھی آپ فرماتے تھے لوگو! ڈرو نہیں، ڈرو نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو سمندر پایا، یعنی بہت تیز رفتار پایا، حالانکہ وہ گھوڑا سست تھا۔ (بخاری و مسلم)

۳- ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا، اور کہنے لگا اے ابو عمارہ حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے، انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے اپنا منھ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موڑا، لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ چند ہلکے و جلد باز لوگ بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے، وہ تیر انداز تھے انہوں نے تیر کی ایک بوچھاڑ کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے، اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ابو سفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچتے تھے آپ خچر پر سے اترے دعا کی اور مدد مانگی، آپ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔ (بخاری ومسلم)

براء نے کہا خدا کی قسم! جب معرکہ کارزار گرم ہوتا تھا تو ہم آپ کی آڑ میں پناہ لیتے تھے، اور بہادر ہم میں وہ سمجھا جاتا تھا جو آپ کے برابر رہتا تھا۔ (مسلم)

۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بدر کے دن میں نے دیکھا کہ ہم نبی ﷺ کی پناہ میں آرہے تھے، آپ ہمارے مقابلہ میں دشمن سے زیادہ قریب تھے، آپ اس دن تمام لوگوں سے زیادہ لڑائی لڑ رہے تھے۔ (شرح السنہ کے محقق نے اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

۵۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر سامنے آگیا، صحابہ کرام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (خندق کھودتے ہوئے) ایک سخت پتھر کا سامنا ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ میں اترتا ہوں، چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور بھوک کی وجہ سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا، پھر آپ نے کدال کو پکڑا اور اس کو پتھر پر مارا تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ (اصل واقعہ بخاری و مسلم میں ہے)

شفقت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ "ہم نے آپ کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے" (سورۃ الانبیاء آیت نمبر: 107)

۲۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں بھیجی گئی رحمت ہوں۔ (امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے)

۴۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے رحمت بد بخت آدمی سے چھین لی جاتی ہے۔ (ترمذی وغیرہ، اور ارناؤط نے اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا (یعنی اللہ)۔ (احمد وغیرہ، علامہ البانی اور ارناؤط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو بوسہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیا، آپ کے پاس اقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ موجود تھے، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا : یارسول اللہ ﷺ میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کو بوسہ نہیں لیا، آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا "جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا" (بخاری و مسلم)

۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور آپ کو بچوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا) کہ آپ لوگ بچوں کو چومتے ہیں، اور ہم لوگ تو کبھی نہیں چومتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی تیرے دل سے رحم نکال دے تو میں کیا کروں ؟(بخاری و مسلم)

۹- آپ ﷺ بہت ہی رحم کرنے والے تھے آپ کے پاس کوئی ایسا شخص نہ آیا جس سے آپ نے کچھ وعدہ نہ کیا ہو اور اگر مطلوبہ چیز آپ کے پاس ہوتی تو اسے ضرور دیتے، یعنی آپ ﷺ سوالی کو کبھی واپس نہیں کرتے تھے۔(حسن ، امام بخاری" نے ادب المفرد میں اس حدیث کو بیان کیا ہے)

۱۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو اہل و عیال پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیوانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم

۱۔ حضرت سہیل بن حنظلیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) ایک اونٹ کے پاس سے گذرے جس کی پیٹھ (کمزوری کی وجہ سے) پیٹ سے مل گئی تھی آپ نے فرمایا ان گونگے حیوانوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، ان پر سواری بھی کرو تو بھی تندرست ہوں، اور اگر انہیں کھاؤ تو بھی یہ تندرستی کی حالت میں ہوں۔ (ابوداؤد، ارناؤط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۲۔ حضرت عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ قضائے حاجت کے لئے گئے، ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی، اس کے دو بچے تھے، ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا، وہ چڑیا آکر زمین پر اپنا پر پھڑ پھڑانے لگی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اس سے بچوں کو چھین کر کس نے اسے بیقرار کیا ہے؟ اس کا بچہ دیدو"

اور آپ نے چونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا، ہم نے اس کو جلادیا تھا، آپ نے فرمایا کس نے اس کو جلایا؟ ہم نے کہا کہ ہم نے جلایا، آپ نے فرمایا انگارے سے عذاب دینا انگارے کے مالک کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ (احمد وغیرہ، اور ارناؤط نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے)

(حدیث میں "حمرۃ" کا لفظ مستعمل ہے جو ایک چڑیے کا نام ہے جو گوریاّ کے مشابہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے)

۳-آپ ﷺ بلی کے لئے اپنے برتن کو جھکا دیتے تھے، بلی پی لیتی، پھر آپ اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرماتے۔ (صحیح، طبرانی)

۴-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے ہر چیز کے ساتھ احسان کو فرض قرار دیا ہے لہذا جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، اور تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی چھری کو تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ (مسلم)

۵-ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گذر ایک ایسے شخص پر سے ہوا جو اپنے پاؤں کو بکری کے منھ پر رکھ کر اپنی چھری تیز کر رہا تھا، اور وہ بکری خوف و دہشت سے آدمی کو دیکھ رہی تھی، آپ نے (یہ منظر دیکھ کر) فرمایا کیا تم اسے دوہری موت مارو گے، تم نے لٹانے سے پہلے اپنی چھری کیوں نہ تیز کرلی۔ (حاکم، اور امام حاکمؒ نے کہا کہ یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے، اور علامہ ذہبیؒ نے اس کی تائید کی ہے)

۶-آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے بند کر رکھا تھا، یہاں تک کہ وہ مر گئی، اس بلی کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہوئی، کیوں کہ جب اسے باندھ رکھا تو نہ ہی کھانے پینے کو کچھ دیا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ کیڑے مکوڑوں سے اپنا پیٹ بھر لے۔ (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انصاف

۱- ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ "اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا، اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے" (سورۃ النحل 90)

۲- اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے ﴿وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ﴾ "اور مجھے یہ حکم ہے کہ تمہارے آپس (کے جھگڑوں) میں انصاف کروں" (سورۃ الشوریٰ :15)

۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کو چوری کرنے والی مخزومیہ عورت کے بارے میں فکر لاحق ہوئی، انہوں نے کہا اس باب میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے کون شفارش کر سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا اتنی جرات تو کسی میں نہیں ہے بجز اسامہ بن زید کے جو جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں، آخر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے بات کی، آپ نے فرمایا (اے اسامہ) کیا تم اللہ کی حدود میں شفارش کرتے ہو، پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، جس میں فرمایا: تم سے پہلے لوگ انہی کرتوتوں کی وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں کا کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے، اور جب کوئی ناتواں ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ سے بھی چوری سرزد ہو جائے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاٹنے کا حکم دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ہاتھ کاٹنے کے بعد) ان کی توبہ اچھی رہی، اور اس کی شادی بھی ہو گئی، وہ میرے پاس آتی، میں اس کی ضرورت کو جناب محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتی۔ (بخاری و مسلم)

سخاوت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ رسول اللہ ﷺ مال دینے میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور سب سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی حتی کہ رمضان گذر جائے، جب کہ حضرت جبرئیل آپ کے پاس آتے، آپ ان کو قرآن سناتے، تو جب جبرئیل آپ سے ملتے تو اس وقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو، انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے صدقہ کی بکریوں سے اس کے لئے دو پہاڑوں کے درمیان بہت سی بکریاں دینے کا حکم فرمایا، انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا، اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیوں کہ محمد ﷺ کا عطیہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا نہیں فقر و فاقہ کا خوف ہی نہیں ہے۔ (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے اسے وادی بھر کر بکریاں دے دی، وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ، اس لئے کہ محمد اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں رہتا، بسا اوقات ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا جس کا مقصد سوائے دنیا کے کچھ نہیں ہوتا لیکن شام ہوتے ہوتے دین اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔ (مسلم)

۴- ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے لئے غزوے پر گئے (مکہ فتح ہوا) پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے، اور حنین میں لڑائی ہوئی، اللہ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد کی، اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے، پھر سو دیئے، پھر سو دیئے، ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے سعید بن المسیب نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ کو جو دیا تو آپ میری نگاہ میں سب لوگوں سے زیادہ برے تھے، لیکن آپ ہمیں برابر دیتے رہے یہاں تک کہ میری نگاہ میں آپ سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔ (مسلم)

۵- جب غزوۂ حنین سے رسول اللہ ﷺ واپس ہو رہے تھے تو چند گنوار آپ سے چمٹ کر سوال کرنے لگے، یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو ایک درخت کا سہارا لینے پر مجبور کر دیا، چنانچہ اس حالت میں آپ کی چادر بھی چھن گئی، آپ اپنی سواری پر لوگوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ رہے تھے، میری چادر تو مجھے واپس کردو، کیا تمہیں مجھ پر بخالت کا اندیشہ ہے، اللہ کی قسم یاد رکھو اگر میرے پاس خاردار درختوں کے بقدر اونٹ ہوتے تو میں ان کو تم میں تقسیم کردیتا، پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے، نہ بزدل، نہ جھوٹا۔ (بخاری)

۶۔رسول اللہ ﷺ نے جابر بن عبداللہ سے ان کے ایک ایسے اونٹ کا سودا کیا جو سفر میں تھک چکا تھا جس کو حضرت جابر نے چند درہموں میں فروخت کردیا، پھر جابر بن عبداللہ آپ سے قیمت لینے آئے تو آپ نے اس کو قیمت اور ساتھ ہی اونٹ بھی واپس کردیا۔ (بخاری و مسلم)

حیاء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ﴾ ”مسلمانو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو، کھانے کے لئے بھی اجازت کے بعد جاؤ، یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے، اور کھانے پکنے کا انتظار کرتے رہے، بلکہ جب بلایا جائے تب جاؤ، اور جب کھا چکو تو نکل کھڑے ہو جایا کرو، پھر وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرو، نبی کو تمہاری یہ حرکت ناگوار گزرتی ہے، لیکن وہ لحاظ کر جاتے ہیں، اور اللہ تعالی بیان حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا ہے" (سورۂ احزاب آیت نمبر:53)

۲- رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، اور آپ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم اسے آپ کے چہرے سے پہچان لیتے۔ (مسلم)

۳- ارشاد نبوی ﷺ ہے حیاء ایمان کا حصہ ہے اور حیاء سراسر خیر ہے۔ (مسلم)

۴- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے، اور صاحب ایمان جنتی ہوگا، اور بے حیائی ظلم ہے، اور ظلم کا انجام جہنم ہے۔ (ترمذی وغیرہ، اور امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵- ارشاد نبوی ﷺ ہے حیاء اور ایمان ایک ساتھ ملائے گئے ہیں، جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔ (حاکم، بیہقی اور علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۶- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ حیاء کا نتیجہ اچھا ہی ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۷- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیاء اور زبان بندگی ایمان کی دو شاخیں ہیں، فحش گوئی اور بیہودہ بکواس نفاق کی دو شاخیں ہیں۔ (احمد وغیرہ، علامہ ذہبی اور علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

۸- یعلی بن امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صحراء میں (برہنہ) غسل کرتے دیکھا، پھر آپ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پردہ دار اور شرم کرنے والا ہے، حیاء اور ستر پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو ستر پوشی سے کام لے۔ (احمد وغیرہ، اور علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو تخریج مشکوۃ میں حسن کہا ہے)

۹- نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے (حسن، ابن ماجہ)

۱۰- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ " اگلی نبوت کی جو تعلیم لوگوں تک پہونچی ہے وہ یہ کہ جب تمہیں شرم وحیاء نہیں تو جو چاہو کرو۔ (بخاری)

۱۱- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان کی ستر یا ساٹھ سے کئی زیادہ شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ **لاالہ الا اللہ** کہنا ہے، اور سب سے کم راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا ہے، اور شرم وحیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (مسلم)

۱۲- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک آدمی کے پاس سے ہوا، جو اپنے بھائی کو زیادہ شرم وحیاء کرنے پر ڈانٹتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تو اتنی شرم کرتا ہے کہ اس شرم نے تجھ کو تباہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، شرم تو ایمان کا ایک جزء ہے (بخاری و مسلم)

۱۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے حیائی جس چیز میں مل جاتی ہے اس کو بگاڑ دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں مل جاتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے (ترمذی وغیرہ، اور شرح السنہ کے محقق نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسلامی آداب سے متعلق (چند اشعار)

دین یشیّد آیة فی آیة لبناته السورات والأضواء

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا ایک معجزہ دوسرے معجزہ کی تائید کرتا ہے، جس کی اینٹیں چہار دیواریاں اور روشنیاں ہیں۔

الحق فیه هوالأساس وکیف لا والله منزله هدی وضیاء

جس کی بنیاد حق ہے اور کیسے ہدایت اور نور نہ ہو، جس کا نازل کرنے والا خود اللہ تعالی ہے۔

أمّا حَدیثُكَ لِلعُقُولِ فمشرع والعلم والحکم الغوالي الماء

آپ کی حدیث عقلوں کے لئے سرچشمہ ہے، اور علم وحکمت کی باتیں آپ کی زبان سے اس طرح نکلتی ہے جیسے ابلتا ہوا پانی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند آداب

۱-رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے، بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے، پھر فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" (صحیح، احمد)

۲-رسول اللہ ﷺ جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے، تو فرماتے خوش کرتے رہنا اور نفرت مت دلانا، اور آسانی کرتے رہنا، دشواری مت ڈالنا۔ (صحیح، ابوداؤد)

۳-آنحضرت ﷺ ہدیہ قبول کرتے، اور اس کا بدلہ دیتے تھے۔ (بخاری)

۴-آنحضرت ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

۵-جب بھی آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللهُ" کچھ حرج نہیں انشاءاللہ یہ گناہوں کا کفارہ ہے (بخاری)

۶-آپ ﷺ جب پانی پیتے تو تین سانس میں پیتے اور فرماتے تھے کہ تین سانس میں پینا زیادہ خوشگوار، خوب سیر اب کرنے والا اور شفا دینے والا ہے۔ (صحیح، ابن خزیمہ)

۷-جب آپ چلتے تو صحابہ کرام آپ کے آگے چلتے، اور آپ کے پیچھے کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔ (صحیح ابن ماجہ)

۸-آپ ﷺ بیعت اور (غیر بیعت میں) عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے (حسن، احمد)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹- نبی ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو کھانے، پینے، وضو کرنے، کپڑا پہننے، لینے اور دینے کے لئے استعمال کرتے، اور اس کے علاوہ کاموں کے لئے بائیں ہاتھ کا استعمال کرتے تھے۔ (صحیح، احمد)

۱۰- جب آپ اپنے گھر والوں میں سے کسی کی کسی جھوٹ پر مطلع ہوتے تو آپ اس سے برابر کنارہ کش رہتے، یہاں تک کہ وہ توبہ کرے۔ (صحیح، احمد)

۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا کہ اس کو آنے کی اجازت دیدو، یہ اپنے قبیلے کا برا فرزند ہے یا یہ فرمایا کہ یہ شخص اپنے قبیلے کا برا بھائی ہے، پھر جب وہ داخل ہوا تو آپ نے اس کے ساتھ بہت نرمی سے گفتگو فرمائی، میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ! پہلے تو آپ نے اسی کے بارے میں ایسی بات فرمائی تھی پھر ابھی آپ نے اس شخص کے ساتھ بڑی نرمی کے ساتھ بات کی، آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک درجہ کے لحاظ سے بدترین آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی کے ڈر سے لوگ اس کو چھوڑ دیں (اس کی عزت کریں) (بخاری، کتاب الادب)

(اس آدمی کی غیر موجودگی میں اسی کے خلاف نبی کریم ﷺ کے فرمان کو اور اس کی موجودگی میں اس کے لئے نرم گوئی کو علماء نے دلجوئی اور تالیف قلب میں شمار کیا ہے تا کہ اس کی قوم مسلمان ہوں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدی نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- آپ ﷺ کو جب بھی کوئی خوش آئند امر پیش آتا تو یہ دعا پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ" اللہ کا شکر ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں پوری ہوتی ہیں، اور جب آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر در پیش ہوتا تو یہ دعا پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ" ہر حال میں تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ (صحیح، حاکم)

۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مرض الموت میں آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ نے اپنے اوپر معوذتین پڑھا، اور برکت کے لئے آپ ہی نے ہاتھ کو اپنے اوپر پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

۳- جب آپ کو کوئی ایسی چیز پہنچتی جس سے آپ خوش ہوتے، تو اللہ تعالی کا شکر بجا لانے کے لئے سجدہ میں چلے جاتے۔ (صحیح ابوداؤد)

۴- جب آپ کسی قوم کا خوف محسوس کرتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں، اور ہم ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (صحیح احمد)

۵- جب آپ کو کوئی چیز خوف زدہ کرتی تو آپ فرماتے "اَللّٰهُ رَبِّیْ، اَللّٰهُ رَبِّیْ، لَا شَرِیْكَ لَهٗ" اللہ ہی میرا رب ہے، اللہ ہی میرا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ (صحیح، نسائی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶-رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو آپ فرماتے "یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ" اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے سب کی نگرانی کرنے والے تیری رحمت کی دہائی ہے" (حسن، ترمذی)

۷-رسول اللہ ﷺ معوذتین کے نزول سے پہلے جنوں اور آدمیوں کی نگاہ سے پناہ مانگتے تھے، پھر جب معوذتین اتریں، تو آپ نے ان کو لے لیا اور سب کو چھوڑ دیا (صحیح، ترمذی)

۸- نبی ﷺ سخت بلا سے، بدبختی آنے سے، بری قضا، اور دشمنوں کی ہنسی سے پناہ مانگتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۹- نبی ﷺ جمعہ کے خطبہ میں سورہ ق پڑھتے۔(ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ اس کو بیان کیا ہے)

۱۰-جب آپ لڑائی کرتے تو فرماتے "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ، وَأَنْتَ نَصِيْرِيْ، بِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ" اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، اور تیرے ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں، میں تیرے ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔ (صحیح، احمد)

۱۱-آپ مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھتے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ" تیری ذات پاک ہے، اے اللہ ہم تیری حمد کرتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تجھ ہی سے معافی چاہتا ہوں اور تجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی سے توبہ کرتا ہوں" اور فرمایا کہ کوئی شخص بھی اپنی مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لے تو اللہ اس مجلس کے گناہوں کو دور فرمائے گا۔ (صحیح، حاکم)

۱۲-رسول اللہ ﷺ ہم کو بہت زیادہ عیش و عشرت کے کاموں (یعنی روزانہ کنگھی و تیل کے استعمال) سے منع فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو کبھی کبھی ننگے پاؤں چلنے کا بھی حکم دیتے تھے۔ (ابوداؤد، علامہ البانی نے اس حدیث کو تخریج مشکوۃ میں صحیح قرار دیا ہے)

۱۳- آپ اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھتے تھے "اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی

۱- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے گھل مل کر رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے " اے ابو عمیر کیا ہوا تمہارا نغیر" اس کے پاس ایک چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا، وہ مر گئی۔ (نغیر کے معنی بلبل کے ہیں) (بخاری و مسلم)

۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ بعض اوقات ہمارے ساتھ مذاق بھی کرتے ہیں، آپ نے فرمایا میں حق بات ہی کہتا ہوں (یعنی مذاق میں بھی سچ بات ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بولتا ہوں) (حسن ، ترمذی)

۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری طلب کی، آپ نے فرمایا سواری کے لئے میں تم کو اونٹ کا بچہ دوں گا، اس نے کہا کہ میں اونٹ کے بچے کو کیا کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹ کو بھی اونٹنی ہی جنتی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی نے سند صحیح کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے)

۴- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو " یاذالاذنین "(اے دو کانوں والا) کہہ کر پکارا۔ (ترمذی ، اور علامہ البانی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے)

۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی جس کا نام زاہر بن حرام تھا، اکثر نبی کریم ﷺ کے لئے تحفہ بھیجا کرتا تھا جب وہ جانے لگتا، تو آپ بھی اس کو کچھ دے دیا کرتے تھے، پھر نبی ﷺ فرماتے " زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں، نبی ﷺ اس کے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے، اور زاہر بد شکل تھا، ایک دن نبی ﷺ تشریف لائے، وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا، آپ نے پیچھے سے آکر اپنے ہاتھ اس کے بغلوں سے نیچے نکال کر اس کی آنکھوں پر رکھ دیے، اس نے آپ کو نہیں دیکھا، اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو تم کون ہو؟ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا تو پتہ چل گیا کہ نبی ﷺ ہیں پھر اپنی پشت کو نبی ﷺ کے سینے کے ساتھ اچھی طرح چمٹانے لگے۔

آپ لوگوں سے فرماتے ہیں: اس غلام کو کون خریدے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زاہر رسول اللہ ﷺ سے کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول خدا کی قسم! تب تو آپ مجھے سودے میں کھوٹے پائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ: لیکن تم اللہ کے یہاں کھوٹے نہیں ہو یا کہا کہ تم اللہ کے نزدیک قیمتی ہو۔ (احمد، ترمذی، اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اصابہ میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

عربی میں مزاح (میم کے زبر کے ساتھ) یہ ہے کہ بلا کسی کی تنقیص و تحقیر کے لوگوں کے ساتھ خوش مزاجی سے پیش آنا، اور ناجائز مذاق وہ ہے جس میں جھوٹ اور حد سے تجاوز اور اس پر مداومت پائی جائے، کیوں کہ یہ کثرت ضحک، سخت دلی، اور کینے کا باعث ہے اور ہیبت و وقار کے زوال کا سبب بھی۔

(شمائل محمدیہ کے محقق زعبی نے اس کو ذکر کیا ہے)

وہ اشعار جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بطور استشہاد پڑھتے تھے

۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ﴾ "ہم نے آپ کو شاعری نہیں سکھائی، اور نہ شاعری آپ کی شان (پیغمبری) کے لائق ہے" (سورۃ یٰس آیت نمبر: 69)

۲- حضرت شریح کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں کبھی مثال کے طور پر عبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ بن رواحہ کا کوئی شعر پڑھ لیتے تھے، اور کبھی یہ مصرعہ " ویاتیك بالأخبار من لم تزود " پڑھ لیتے تھے (یعنی تیرے پاس کبھی خبریں وہ شخص بھی لے آتا ہے جس کو تو نے کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا) (یہ شعر طرفہ کا ہے جو اس کے معلقہ سے ماخوذ ہے)

۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہا ہے وہ لبید کا یہ شعر ہے " الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل "یاد رکھو کہ اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے" اور بہت قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔ (بخاری و مسلم)

(یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کہی جب آپ نے اس کا شعر سنا تھا)

۴۔ جندب بن سفیان بجلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگلی میں ایک پتھر لگا اور آپ کی انگلی خون آلودہ ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ:

هل انت الا اصبع دميت   وفى سبيل الله ما لقيت

تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلودہ ہوئی ہے، تجھے یہ تکلیف اللہ کی راہ میں ملی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(یہ شعر عبداللہ بن رواحہ کا ہے)

۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھ سے کہا اے ابو عمارہ کیا تم لوگ حنین کے دن آنحضور ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں موڑی تھی، لیکن ہوازن کے لوگوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تیر کی بوچھار کی تو چند جلد باز لوگوں نے پیٹھ پھیری، اور رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر تھے، اور ابو سفیان بن الحارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے، اور آپ فرماتے تھے:

انا النبی لاکذب ، انا ابن عبد المطلب

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے ، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

۶۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ خندق کے دن مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک خاک آلود ہو گیا، اسی دوران آپ یہ اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے:

واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولاتصدقنا ولا صلینا

بخدا اگر اللہ کی توفیق نہ ہوتی تو ہم راہ راست پر نہ آتے ، نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الأقدام ان لاقینا

اے اللہ ہم پر سکینت نازل فرما ، اور جنگ کے وقت ہمارے قدم جمادے۔

والمشرکون قد بغوا علینا اذا ارادوا فتنۃ ابینا

مشرکوں نے ہم پر چڑھائی کر رکھی ہے ، جب وہ فتنہ کریں گے تو ہم بھی ان کا انکار کریں گے۔

"ابینا ابینا" پر آپ اپنی آواز بلند فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مہاجرین وانصار خندق کھودتے تھے، اور مٹی ڈھوئے جانے کے دوران یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نحن الذين بايعوا محمدا　　علی الجهاد ما بقينا ابدا

ہم نے محمد ﷺ سے تادم زندگی جہاد پر بیعت کی ہے

رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں فرماتے تھے :

اللهم لاعيش إلاعيش الأخرة　　فاغفر للأنصار والمهاجرة

اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے ، اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے

(بخاری و مسلم)

مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم بقول حسان رضی اللہ عنہ

أغر عليه للنبوة خاتم　　من الله مشهود يلوح ويشهد

آپ روشن چہرے والے ہیں، اللہ کی جانب سے آپ پر مہر نبوت ہے، جو چمک رہی ہے اور گواہی دے رہی ہے ۔

وضم الإله اسم النبی مع اسمه　　إذاقال فی خمس المؤذن أشهد

اللہ نے اپنے نام کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملادیا، جب کہ موذن پانچوں وقت اشہد کہتا ہے ۔

وشق له من اسمه ليجله ، فذو العرش محمود وهذا محمد

آپ کی تعظیم و تکریم کے اظہار کے لئے خود اللہ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا، پس عرش والے کا نام محمود ہے تو آپ کا نام محمد ہے۔

نبی أتانا بعد يأس وفترة ، من الرسل والأوثان فی الأرض تعبد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ایسے نبی ہیں جو ناامیدی اور رسولوں کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد تشریف لائے، جب کہ زمین میں بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

فأمسى سراجا مستيرا وهاديا يلوح كما لاح الصقيل المهند

آپ ایک روشن چراغ اور رہبر بن گئے، آپ اسی طرح چمکتے تھے جس طرح صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکتی ہے۔

وأنذرنا نارا وبشر جنة وعلمنا الاسلام فالله نحمد

آپ نے ہمیں جہنم سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی، اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی، پس اللہ ہی کی ہم تعریف بیان کرتے ہیں۔

وأنت اله الخلق ربي وخالقي لذلك ما عمرت في الناس اشهد

اے میرے رب اور اے میرے خالق تو ہی تمام مخلوقات کا معبود ہے، اس لئے جب تک میں لوگوں میں زندہ رہوں گا اس بات کی گواہی دیتا رہوں گا۔

تعاليت رب الناس عن قول من دعا سواك الها أنت اعلى وامجد

اے انسانوں کے رب تو ان سارے لوگوں کی باتوں سے بلند و برتر ہے جو تیرے علاوہ دوسرے کو معبود بنا کر پکارتے ہیں، تو ہی اعلیٰ اور برتر ہے۔

لك الخلق والنعماء والأمر كله فاياك نستهدى واياك نعبد

ساری مخلوقات ساری نعمتیں اور سارا امر تیرے ہی لئے ہے ہم تجھ ہی سے ہدایت کے طلبگار ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بطيبة رسم للرسول ومعهد منير وقدتعفواالرسوم وتهمد

مدینہ طیبہ میں رسول کریم ﷺ کی نشانی اور چمکتا ہوا مدرسہ ہے، جبکہ نشانات مٹتے اور بجھتے رہتے ہیں۔

عرفتبها رسم الرسول وعهده وقبرا به واراه التراب وملحد

مدینہ طیبہ میں، میں نے رسول اللہ ﷺ کا عہد مبارک اور آپ کے نشانات دیکھے، اور وہاں میں نے آپ کی قبر کو بھی دیکھا جسے مٹی نے چھپا رکھا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

أعنى الرسول فان الله فضله على البرية بالتقوى وبالجود

میری مراد رسول اللہ ﷺ ہیں، اللہ نے آپ کو ساری مخلوقات پر تقویٰ اور سخاوت کے ذریعہ فضیلت و برتری عطا فرمائی ہے۔

فينا الرسول وفينا الحق نتبعه حتى الممات ونصر غير محدود

ہم میں رسول ہیں اور حق بھی ہے، ہم اس کی مرتے دم تک پیروی اور مدد کرتے رہیں گے۔

(مذکورہ اشعار دیوان حسان بن ثابتؓ سے ماخوذ ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم آدمی کا لباس

۱-اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ "اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو" (یعنی کپڑوں کو پانی سے صاف کرو، اپنے نفس کو (گناہوں سے) پاک کرو، اور اپنے اعمال کو درست کرو) (سورۂ مدثر آیت نمبر: 4)

۲-حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قمیص بہت پسند تھا۔ (ترمذی، امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے)

(قمیص اس کپڑے کو کہتے ہیں جو آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے)

۳-ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بھی کسی کپڑے کو تکبر کے ساتھ لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ پاک اس کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ (بخاری و مسلم)

۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تہبند کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا، وہ دوزخ میں جائے گا۔ (بخاری)

۵- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پگڑی باندھتے تو شملہ اپنے کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے۔ (ترمذی)

۶- سالم اپنے باپ سے اور ان کے باپ جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے کہتے ہیں کہ اسبال یعنی لٹکانا تہبند قمیص پگڑی سبھی میں ہے، جو شخص بھی کسی کپڑے کو تکبر کے ساتھ لٹکائے گا قیامت کے دن اللہ پاک اس کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی اور علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے)

۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کا تہبند نصف پنڈلی تک ہونا چاہئے، اور ٹخنوں تک ہو جائے تو بھی گناہ نہیں ہے، اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا اور جو شخص تکبر کے ساتھ اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے اللہ پاک اس کو نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ اور البانی کے نزدیک اس حدیث کی سند حسن ہے)

۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذرا، اور میرا تہبند تھوڑا لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو، میں نے اونچا کیا، پھر آپ نے فرمایا اور اونچا کرو، میں نے اور اونچا کیا، اس کے بعد میں برابر تہبند کا خیال کرتا رہا، لوگوں نے پوچھا کہاں تک؟ فرمایا آدھی پنڈلیوں تک۔ (مسلم)

۹- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو، اس لئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہے اور ان میں ہی اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (احمد وغیرہ اور اس حدیث کی سند صحیح ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۰- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے دنیا میں شہرت کا کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔ (احمد، علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

۱۱- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کھاؤ پیو، صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ اسراف و تکبر نہ ہو۔ (صحیح، احمد) (یعنی کھانے اور پینے میں اسراف اور تکبر سے پرہیز کرو)

خلاصہ

۱- امام نووی رحمتہ اللہ علیہ احادیث لباس کے بعد فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسبال یعنی لٹکانا ازار، قمیص اور عمامہ اور کپڑا سب میں ہوتا ہے، اور اس کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں ہے اگر غرور سے ہو، ہاں اگر بغیر غرور کے ہوں تو مکروہ ہے، اور مستحب یہ ہے کہ آدھی پنڈلیوں تک ہو، لیکن ٹخنوں تک بھی بلا کراہت جائز ہے اور جو ٹخنوں کے نیچے ہو وہ ممنوع ہے۔

۲- اور علامہ ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اپنی رائے یہ بیان کی ہے کہ ٹخنوں سے نیچے لباس پہننا جائز نہیں ہے پھر فرمایا: کہ قاضی عیاض نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ مردوں کے حق میں منع ہے، عورتوں کے حق میں نہیں، (یعنی ٹخنوں کے نیچے لباس لٹکانا) پھر ابن حجر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: حاصل یہ ہے کہ مردوں کے لئے دو حالتیں ہیں، اولا: حالت استحباب اور وہ آدھی پنڈلیوں تک ازار پہننے پر اکتفا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہے۔ ثانیا: حالت جواز اور وہ ٹخنوں تک لٹکانا ہے۔اور ان کی بات کا مفہوم یہ ہے کہ تہبند اور اس کے مثل کپڑا، پائجامہ اور پتلون ٹخنوں کے نیچے لٹکانا جائز نہیں ہے۔

۳- عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے، آپ نے فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں، ان کو مت پہنا کرو۔ (مسلم)

مستفاد حدیث

۱- کسی مسلمان کیلئے کافروں کے کپڑوں کا پہننا اور ان کے فیشن کو اپنانا جائز اور درست نہیں ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "من تشبه بقوم فهو منهم" جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو اس کا شمار اسی قوم میں ہے۔ (صحیح، ابوداؤد)

بیشتر اسلامی ملکوں میں کفار کی مشابہت اختیار کرنا عام ہے مثلاً تنگ پتلون کا پہننا جسے (سفری سوٹ وغیرہ) کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، میں نے ایک عالم سے سنا کہ وہ ایک نوجوان کے اس سوال کا جو تنگ پتلون کے پہننے سے متعلق تھا، یوں جواب دے رہے تھے کہ وہ حرام ہے کیوں کہ اس سے ستر کے نشیب وفراز ظاہر ہوتے ہیں، اور اس میں کفار کی مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔

۲- رہ گئی بات سر کے لباس سے متعلق تو وہ تمام قوموں کی شعار ہے، اس امر میں بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض مسلمانوں نے غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کر کے انگریزی ٹوپی پہننی شروع کی جسے "ہیٹ" بھی کہا جاتا ہے اور فوجیوں پر بھی ہیٹ کا پہننا جس کو کفار پہنتے ہیں ضروری قرار دیا ہے، اسی طرح بعض مالدار اور بعض عمال بھی دھوپ سے سر کو محفوظ رکھنے کی حجت میں پہننے لگے ہیں، حالانکہ اگر وہ لوگ سر کو ٹوپی، پگڑی یا رومال سے چھپاتے تو ان کے سروں کے لئے زیادہ مناسب ہوتا اس طرح وہ تشبہ بالکفار سے بھی دور رہتے، یہ تشبہ اس قدر عام ہے کہ لوگ محسوس ہی نہیں کرتے کہ اس میں کوئی شریعت کی مخالفت ہے " انا للہ وانا الیہ راجعون" تو ہم کس طرح کفار سے لڑائی کر سکتے ہیں جب کہ ہم خود عادات و لباس میں ان کی مشابہت اختیار کر چکے ہیں، جب کہ ہمارے لئے یہ ضروری تھا کہ نفع بخش چیزوں میں ان کی تقلید کریں، مثلاً جہاز سازی، ٹینک، توپ اور اس کے علاوہ وہ تمام چیزیں جو ہمارے دین و سر زمین کی دفاع میں مددگار ثابت ہوں !!

مسلم عورت کا لباس

۱- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ "اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کرے اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر ستائی نہیں جائیں گی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے"
(سورۂ احزاب آیت نمبر: 59)

۲- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑوں کو لٹکاتا ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتیں اپنی دامن کے ساتھ کیا کریں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک بالشت نیچا کریں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس وقت تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک ہاتھ نیچا چھوڑ دیں اس سے زیادہ نہیں۔ (ترمذی، اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

مذکورہ آیت و حدیث سے درج ذیل چیزیں ثابت ہوتی ہیں

۱- ضروری ہے کہ عورت کا لباس اتنا کشادہ اور لمبا ہو کہ دونوں پاؤں کو ڈھانپ لے مردوں کے برعکس، رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں کو آدھی پنڈلیوں تک لٹکانے ہی پر اکتفا کریں اور ٹخنوں سے آگے نہ بڑھائیں، لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور میں معاملہ الٹا ہو گیا ہے، مرد اپنے کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر اپنے آپ کو دوزخ کے لئے پیش کرتے ہیں، اور عورتیں اپنے کپڑوں کو گھٹنوں یا اس سے اوپر تک رکھنے ہی پر اکتفا کرنے لگی ہیں، اور اس عمل کے ذریعہ اپنے آپ کو دخول جنت سے محروم کر رہی ہیں جیسا کہ اس کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتا ہے "بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو ظاہر میں کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی، اور وہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی فریفتہ کرنے والی عورتیں ہوں گی اور ان کی طرف رغبت کریں گی، اور ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے یعنی ایک طرف جھکے ہوئے، ایسی بے حیا عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی، نہ اس کی خوشبو پا سکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو بہت دور سے پائی جا سکے گی۔ (اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ عورت جب اپنی پنڈلی یا اپنے جسم کے کچھ حصہ کو کھولے گی، اور اپنے چال میں ناز و نخرے کرے گی، اور اپنے سر کو اپنے بالوں سے اونٹ کی کوہان کی طرح بلند رکھے گی تو جنت میں داخل نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اپنا بدلہ نہ پالے)

۲- جب عورت کو اپنے پاؤں کا کھولنا جائز نہیں ہے تو چہرہ کا کھولنا بدرجہ اولی جائز نہیں ہوگا، کیوں کہ وہ چہرے ہی سے پہچانی جاتی ہے، اور چہرہ ہی کثرت فتنہ کا باعث ہے، اور عورت کا بے پردہ رہنا کافروں اور اجنبیوں کی تقلید اور ان کے ساتھ مشابہت ہے، اور حدیث میں ہے "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ اسی قوم میں شمار کیا جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحیح ،ابوداؤد)

اے کاش ہم مسلمان ایجادات نافعہ میں ان کی تقلید کرتے مثلاً آب دوز کشتی اور دیگر امور میں جو ہمارے لئے مفید ہوتیں، لیکن جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

قلدوا الغربي لكن بالفجور   وعن اللب استعاضوا بالقشور

انہوں نے یورپ کی تقلید کی لیکن برائیوں میں   اور گدے کے عوض چھلکا خرید لیا

۳- عورت کے سلسلہ میں ذمہ دار باپ، شوہر اور بھائی ہیں اور ہر وہ شخص بھی ہے جو عورتوں کی نگرانی کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم میں کا ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہر ذمہ دار سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

سونے اور انگوٹھی کا استعمال

۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ منقش تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تم میں سے کوئی شخص آگ کی چنگاری کو اپنے ہاتھ میں ڈال لیتا ہے ؟ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو، اور اسے کام میں لاؤ، اس نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے۔ (مسلم)

۴- علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا ہے کہ اس انگلی یا اس سے متصل انگلی میں انگوٹھی پہنوں (یہ کہہ کر) اپنی بیچ والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۵- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان و یقین رکھتا ہو اسے چاہئے کہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔ (حاکم، امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے)

۶- رسول اللہ ﷺ نے سونے اور ریشم کے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، البانی نے اس حدیث کو اس کے دیگر شواہد کے ساتھ صحیح قرار دیا ہے) (ریشم سے وہ اصلی ریشم مراد ہے جو ریشم کے کیڑے سے نکالا جاتا ہے نہ کہ مصنوعی ریشم جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت موجود ہے)

۷-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے ایک ساتھی کے پاس سونے کی انگوٹھی دیکھی، پھر آپ نے اس سے ناراضی ظاہر کی، تو اس نے لوہے کی انگوٹھی بنالی، پھر فرمایا کہ یہ برا ہے اور جہنمیوں کا زیور ہے، پھر اس نے اس کو پھینک دیا، اور چاندی کی انگوٹھی بنائی، پھر آپ خاموش رہے۔ (احمد، اور البانی نے اس حدیث کو اپنی کتاب آداب الزفاف میں مع اس کے شواہد کے صحیح قرار دیا ہے)

۸-آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جو بھی سونا پہنے گا اور سونا پہننے کی حالت میں مرے گا تو اللہ تعالی اس پر جنت کے سونے کو حرام فرمادے گا۔

(امام احمد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے)

مستفاد حدیث

۱- سونا مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے، اور مسلمان وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کردے۔

۲- شادی کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جس کو منگنی کی انگوٹھی بھی کہا جاتا ہے وہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس لئے کہ اس نے دینی احکامات کی خلاف ورزی کی اور نصاری وکفار کی تقلید کی، جنہوں نے منگنی کی انگوٹھی کو ایجاد کیا، اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ اسی میں سے ہے، اور سونے کی انگوٹھی پہننے میں عورتوں سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہت پائی جاتی ہے، جب کہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں کو ملعون قرار دیا ہے (بخاری)

۳- مردوں کے لئے چاندی کی انگوٹھی جائز ہے جب کہ منگنی کی انگوٹھی نہ ہو کافروں کی مشابہت سے بچنے کے لئے۔

لباس میں زینت اختیار کرنا

۱- ارشاد باری تعالی ہے ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ "اپنے کپڑوں کو پاک وصاف رکھو" علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "یعنی کپڑوں کو پانی سے صاف کرو، یعنی اپنے نفس کو (گناہوں سے پاک کرو اور اپنے اعمال کو درست کرو"

۲-اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿ يَابَنِيٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ "اے اولاد آدم! تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو" (سورۃ الاعراف آیت نمبر: 31) علامہ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ ذکر کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اللہ نے ان کو زینت کا حکم دیا، اس آیت میں زینت سے لباس مراد لیا گیا ہے، اور لباس کا مطلب ہے کہ وہ کپڑا جو شرمگاہ کو چھپالے، اور مزید بر آں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیب وزینت کے کپڑے اور سامان بھی اس میں داخل ہیں، تو انہیں حکم دیا گیا کہ مسجد کی ہر حاضری کے وقت زیب وزینت اختیار کر لیں، پھر اس کے بعد ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اس آیت اور اس معنی میں جو احادیث وارد ہیں ان کی بنا پر نماز کے وقت زینت کا استعمال مستحب ہے خصوصا یوم جمعہ اور عیدین کے موقع پر، اور اس حکم میں خوشبو بھی ہے کیوں کہ یہ بھی زینت ہے اور مسواک بھی جو زینت کی تکمیل ہے، اور سب سے اچھا لباس سفید لباس ہے۔

۳۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیوں کہ یہی سب سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔(احمد، وغیرہ، اور اس حدیث کی سند محدثین کے نزدیک صحیح ہے)

۴۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا قد درمیانی تھا، میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا، تو میں نے آپ سے زیادہ کسی چیز کو حسین نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا، تو اس پر ایک شخص نے کہا کہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اور جوتا اچھا ہو، آپ نے فرمایا اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ حق بات نہ مانے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶- ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں خراب کپڑا پہنے ہوئے تھا،

رسول اللہ ﷺ : تیرے پاس مال ہے؟

ابوالاحوص : جی ہاں

رسول اللہ ﷺ : کس قسم کا مال ہے؟

ابوالاحوص : اللہ تعالی نے مجھ کو ہر قسم کا مال عطا کیا ہے اونٹ، گائے، گھوڑے، بکریاں، غلام۔

رسول اللہ ﷺ : جب اللہ تعالی تجھ کو مال دے تو اللہ تعالی کی نعمت کا اثر اور اس کی کرامت کا نشان تجھ پر نظر آنا چاہیے۔ (احمد، اور اس حدیث کی سند صحیح ہے جیسا کہ جامع الاصول کے حاشیہ میں ہے)

۷- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی اپنے کسی بندے کو نعمت سے نوازتا ہے تو اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ (احمد، اور البانی نے اس حدیث کو تخریج مشکوۃ میں صحیح کہا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز اور لوگوں کے واسطے زینت اختیار کرنا

۱- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے کوئی حرج نہیں کہ اگر تمہیں میسر ہو یا آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کو کیا ہو جائے گا اگر تمہیں میسر ہوں کہ روزمرہ کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کے لئے بنا رکھے۔ (ابوداؤد، جامع الاصول کے محقق نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے)

۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ بنی انمار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، دوران سفر میں ایک درخت کے نیچے تھا کہ یکایک رسول اللہ ﷺ دکھائی دیئے۔

جابر رضی اللہ عنہ: یا رسول اللہ سایہ میں تشریف لائیں۔

رسول اللہ ﷺ آئے آپ نے سلام کیا، اور اترے پھر حضرت جابر چھوٹی ککڑیاں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے، اور آپ کو پیش کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ: تمہیں یہ کہاں سے ملا ہے؟

جابر رضی اللہ عنہ: ہم اسے مدینہ سے لے کر آئے ہیں۔

اس درمیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا چرواہا آیا، جس کے اوپر دو پرانی پھٹی ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چادریں تھیں، آپ نے اس کو دیکھ کر۔

رسول اللہ ﷺ : کیا ان کے پاس ان دو کپڑوں کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں ہے؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ : کیوں نہیں اس کے لئے مزید دو کپڑے سو تکیس میں ہیں جنہیں میں نے پہننے کے لئے دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ : اسے بلاؤ تا کہ دونوں کو پہن لے، پھر چرواہا آیا، اور دونوں کپڑے پہن کر چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ : اس کو کیا ہو گیا ہے اللہ اس کی گردن مارے کیا یہ بہتر نہیں ہے؟

چرواہے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو سن کر اور نیک شگون لیتے ہوئے کہا، اللہ کے راستے میں اے اللہ کے رسول !

رسول اللہ ﷺ : ہاں اللہ کے راستے میں۔

ہوا بھی ایسا ہی کہ وہ آدمی اللہ کے راستے میں شہید کر دیا گیا۔

(امام مالکؒ و حاکمؒ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور جامع الاصول کے محقق نے اس حدیث کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نظافت اسلام کا ایک حصہ ہے

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری ملاقات کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے، آپ نے ایک پراگندہ شخص کے حال کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا کیا اسے کوئی چیز نہیں ملا جس سے اپنے بالوں کو درست کر لے؟

اور ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کپڑے تھے جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ کیا اسے کپڑا دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا؟ (احمد، حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے اس کی تائید کی ہے)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے بال ہوں اس کو چاہئے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد، حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۳۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں مونچھوں کا کٹانا، داڑھی کا بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخنوں کا کاٹنا، انگلیوں کی پوروں کا دھونا، بغل کے بال لینا، زیر ناف کے بال چھیلنا، استنجاء کرنا، اور کلی کرنا۔ (مسلم)

۴۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال چھیلنا، ناخنوں کا کاٹنا، مونچھوں کا کترانا۔ (بخاری و مسلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵- آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں پر مشقت کا خوف نہ ہو تا تو ان کو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیدیتا۔ (بخاری و مسلم)

۶- آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مسواک منھ کو پاک کرنے والی اور اللہ کو راضی کرنے والی ہے۔ (نسائی وغیرہ، علامہ نووی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے)

چند اسلامی آداب

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ "اور جب تم سے سلام کیا جائے تو اس کا بہتر جواب دو یا وہی الفاظ دہرادو" (النساء 86)

۲- ارشاد نبوی ﷺ ہے اللہ کے نزدیک سب سے اچھا وہی بندہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (ابوداؤد، احمد، اس حدیث کی سند صحیح ہے)

۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر اس شخص سے سلام کرنا جسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک مومن نہ ہو جاؤ، اور مومن نہیں بن سکتے جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپس میں میل جول سے نہ رہو، کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر عمل کر کے تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو خوب رواج دو۔ (مسلم)

۵-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کہے، اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور تھوڑے بہتوں پر۔ (بخاری و مسلم)

۶-حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ بچوں کی ایک جماعت پر گذرے تو ان سے آپ نے سلام کیا۔ (بخاری و مسلم)

۷-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تم کو سلام کہیں تو جواب میں کہو "وعلیکم"۔ (بخاری و مسلم)

۸-عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور "السلام علیکم" کہہ کر بیٹھ گیا، حضور نے سلام کا جواب دے کر فرمایا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں، پھر دوسرا شخص آیا اس نے " السلام علیکم ورحمۃ اللہ " کہا، وہ بھی جواب پا کر بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں، اتنے میں پھر ایک تیسرا شخص آیا، اور اس نے کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" وہ بھی جواب پا کر بیٹھ گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی ابوداؤد، البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۹-ارشاد نبوی ﷺ ہے جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جب نکلو تو اپنے گھر والوں کو سلام کے ساتھ الوداع کہو۔ (بیہقی، اور علامہ البانی نے اس حدیث کو تخریج مشکوۃ میں حسن قرار دیا ہے)

۱۰- آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! جب اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو سلام کہہ، تو یہ سلام تیرے لئے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا باعث ہوگا۔ (ترمذی، البانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مختلف طرقوں سے حسن ہے، ملاحظہ ہو تخریج مشکوۃ **للألبانی**)

۱۱- جو سلام سے پہلے کلام کرے تو اس کا جواب مت دو۔ (حلیۃ الاولیاء، البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، دیکھیں **السلسلة الصحيحة**)

۱۲- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے، اور اگر دونوں کے درمیان درخت یا دیوار حائل ہو جائے اور پھر ملیں تو سلام کریں۔ (ابوداؤد، البانی نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے)

۱۳- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ گذرنے والی جماعت میں سے ایک شخص کا سلام کافی ہے، اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص کا جواب کافی ہے۔ (ابوداؤد، البانی نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے)

۱۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا، پھر میں نے آپ کو چلتے ہوئے پایا (قتیبہ نے کہا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے) میں نے آپ کو سلام کیا، آپ نے میری طرف اشارہ فرمایا، جب آپ فارغ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو آپ نے مجھے بلایا، پھر فرمایا تو نے اس وقت سلام کیا جب کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اس وقت آپ کی سواری کا رخ مشرق کی طرف تھا۔ (مسلم)

۱۵- ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال سے کہا تم نے نبی ﷺ کو نماز پڑھنے کی حالت میں صحابہ کرام کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کس طرح دیکھا ہے؟ تو بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے کہا اس طرح اور یہ کہہ کر اس نے اپنی ہتھیلی کو پھیلا دیا۔

(ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے والے کو سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب بغیر بولے اشارہ سے دینا چاہیے، تو قرآن پڑھنے والے، ذکر و اذکار میں مشغول اور درس دینے والے سے بدرجہ اولی سلام کرنا چاہیے۔

مصافحہ نہ کہ بوسہ

۱- ابو خطاب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اصحاب رسول مصافحہ کرتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ ہاں۔ (بخاری)

۲- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پیشتر ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ، یہ حدیث مختلف شواہد کے پیش نظر حسن ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل تمہارے پاس ایک ایسی جماعت آئے گی جن کے قلوب تم سے زیادہ اسلام کے لئے نرم ہے (مراد اہل یمن ہیں) پس قبیلہ اشعر کے لوگ آئے، جن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب وہ لوگ مدینہ سے قریب ہوئے، تو وہ سب رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

غدا نلقى الأحبة ، محمدا و صحبه

" کل ہم احباب یعنی محمد اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کریں گے "

جب وہ لوگ آئے تو مصافحہ کیا، وہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے مصافحہ ایجاد کیا۔ (احمد، اور حافظ منذری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

۴- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مومن جب مومن سے ملاقات کرتا ہے، پھر سلام کر کے اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (حافظ منذری نے اس حدیث کو ترغیب وترہیب میں ذکر کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ میرے علم کی حد تک اس کے رواہ کے بارے میں جرح نہیں کیا گیا ہے)

۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا اس کے لئے جھکے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا گیا اس کے گلے لگے اور اس کا بوسہ لے؟

فرمایا نہیں۔

کہا گیا اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟

فرمایا ہاں۔(ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی تائید ریاض الصالحین کے محقق نے کی ہے)

اصحاب رسول ﷺ جب سفر سے آتے تو آپس میں معانقہ کرتے، لیکن ہاتھ کا بوسہ لینا، تو اس سلسلہ میں بکثرت احادیث و آثار ہیں جن کا مجموعہ اس بات پر دال ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالم کے ہاتھ کا بوسہ لینا جائز ہے بشر طیکہ وہ اپنے ہاتھ کو تکبرانہ انداز میں نہ بڑھائے، اور نہ یہ تبرک کے طور پر ہو، اور نہ بوسہ لینے کو عادت بنایا جائے، اور نہ ہی مصافحہ کو معطل کیا جائے، اور نہ ہی ہاتھ کو پیشانی پر رکھا جائے۔(مذکورہ باتیں علامہ البانی کی کتاب **سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ** سے مختصراً ماخوذ ہیں)

میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا

۱- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، اور سو عورتوں کے لئے میرا قول ایک عورت کے قول کی طرح ہے۔(یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں کے لئے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں)(ترمذی، امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے)

۲-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے بیعت میں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا، آپ نے عورتوں سے صرف زبان سے بیعت لی ہے "قد بايعتك على ذلك" میں نے تجھ سے اس بات پر بیعت لی۔ (بخاری)

۳-رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھونا کسی نامحرم عورت کو چھونے سے بہتر ہے۔ (طبرانی، اور علامہ البانی نے اس حدیث کو سلسلة الأحاديث الصحيحة میں صحیح کہا ہے)

چھینک اور جمائی کے آداب

۱-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالی چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند، جب تم میں سے کوئی آدمی چھینکے اور الحمد للہ کہے، تو سننے والے مسلمانوں کا حق ہے کہ اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ الله کہے، لیکن جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو ہر ممکن طریقے سے اس کو روکنے کی کوشش کرے، اس لئے کہ تم میں کا کوئی شخص جب جمائی لیتا ہے تو شیطان اس کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ (بخاری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جب جمائی لینے والا "ھا" کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۲- آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے اور اس کا بھائی، اور اس کا دوست "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہے پھر وہ "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" کہے۔ (بخاری)

۳- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ "الحمد للہ" کہے، تو تم اس کو جواب دو، اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے، تو تم اس کو جواب نہ دو۔ (مسلم)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منھ پر رکھ لے، اس لئے کہ شیطان کھلے منھ میں داخل ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

۵- نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنا منھ اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیتے، اور اپنی آواز کو پست فرماتے۔ (ترمذی، اور امام ترمذی کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے)

۶- آپ ﷺ نے فرمایا: تین بار چھینکنے والے کا جواب دو، پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دو چاہے نہ دو۔ (ابو داؤد، ترمذی، البانی نے اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے)

۷- حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بغل میں ایک شخص چھینکا تو اس نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں بھی کہتا ہوں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" مگر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس طرح نہیں سکھلایا بلکہ اس طرح سکھلایا کہ ہم کہیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَال" (ترمذی، اور علامہ البانی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی پابندی کرنا اولی اور افضل ہے۔

بال کی سفیدی بدل ڈالو اور سیاہی سے بچو!

۱- اللہ تعالی کا ارشاد ہے ﴿ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ "رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمہیں دے اسے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ" (سورۃ الحشر آیت نمبر: 7)

۲- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مونچھوں کو کاٹو، داڑھی کو بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو۔ (مسلم)

۳- آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہود ونصاری بال میں خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔ (بخاری)

۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز ابو قحافہ کو لایا گیا، ان کے سر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے بال مثل ثغامہ کے سفید تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سفیدی کو کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو۔ (مسلم)

۵- آپ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی وہ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ خضاب کریں گے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی، علامہ البانی نے تخریج مشکوۃ کے اندر اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

۶- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چمڑے کی جوتی پہنتے تھے، اور اپنی داڑھی کو ورس اور زعفران کے ساتھ رنگتے تھے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔ (نسائی، البانی نے تخریج مشکوۃ میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۷- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس سے گذرا جو مہدی سے خضاب کئے ہوا تھا، آپ نے فرمایا یہ کیا ہی اچھا ہے، پھر ایک اور شخص گذرا جو مہدی اور وسمہ دونوں سے خضاب کئے ہوئے تھا، آپ نے فرمایا یہ پہلے سے اچھا ہے، پھر ایک اور شخص گذرا جو زردی سے رنگ کئے ہوا تھا، فرمایا یہ سب سے اچھا ہے۔ (ابوداؤد ، علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو تخریج مشکوۃ میں جید قرار دیا ہے)

۸- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفیدی کو بدل ڈالو، اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔ (نسائی، جامع الاصول کے محقق نے اس حدیث کو دیگر شواہد کے ساتھ صحیح کہا ہے)

۹- عثمان بن عبد اللہ موہب کہتے ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آنحضرت ﷺ کے بالوں میں سے ایک خضاب کیا ہوا بال ہمیں نکال کر دکھلایا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا سرخ بال دکھلایا۔ (بخاری)

۱۰- رسول اللہ ﷺ انصار کے چند معمر لوگوں کے پاس گئے، جن کی داڑھیاں سفید تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انصاروں کی جماعت! اپنی داڑھیوں کو سرخ یا زرد کرلو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ (احمد، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس حدیث کو حسن کہا ہے)

۱۱- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ داڑھی کا خضاب کرنا واجب ہے، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ صرف ایک بار ہی واجب ہے، اور یہ بھی منقول ہے کہ خضاب کا ترک کرنا اور اہل کتاب سے مشابہت کرنا کسی کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں، اور کالے خضاب کے متعلق شافعیہ کی طرح امام احمد سے بھی دو روایتیں منقول ہیں، مشہور روایت ہے کہ یہ مکروہ ہے، دوسری روایت ہے کہ یہ حرام ہے اور ممانعت اس شخص کے بارے میں اور زیادہ سخت ہو جاتی ہے جن کا ارادہ دھوکے کا ہو۔ (فتح الباری جلد ۱۰/۳۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں ہمارے واجبات

رسول اللہ ﷺ کے تئیں چند واجبات وحقوق ہیں ،جب کوئی مسلمان ان واجبات وحقوق کو ادا کرے گا تو اللہ تعالی اس کو آپ کے ذریعہ فائدہ پہنچائے گا،اس کو آپ کی شفاعت نصیب ہوگی، آپ کے حوض پر آنے کا شرف عطا فرمائے گا،اور آپ کے حوض کوثر سے اس کو سیراب کرے گا۔

۱- آپ ﷺ سے محبت اہل وعیال اور جان ومال سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔

۲- آپ ﷺ کی اطاعت ہر اس چیز میں کرنی ضروری ہے جس کا آپ نے حکم دیا ہے مثلا صرف اللہ ہی کو پکارنا،اور اسی سے مدد طلب کرنا،سچ بولنا،امانت کا خیال رکھنا،خوش اخلاقی سے پیش آنا،اور اس کے علاوہ جو چیز بھی قرآن مقدس اور احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔

۳- شرک سے ڈرانا جس سے رسول اللہ ﷺ نے ڈرایا ہے ،اور شرک عبادت کو غیر اللہ کے لئے پھیرتا ہے ، جیسے انبیاء اولیاء کو پکارنا ،اور ان سے اعانت وامداد طلب کرنا،جیسا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مر جاوے اور وہ اللہ کے علاوہ کسی اور شریک کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

۴- صفات الٰہیہ سے متعلق جو خبر قرآن اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو دی ہے،اس پر ایمان لائیں جیسے اللہ کا اپنے عرش پر ہونا،اللہ تعالی کے اس فرمان کی تصدیق کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ "اپنے رب برتر کے نام کی تسبیح بیان کریں"
اور نبی ﷺ کا فرمان ہے "بیشک اللہ تعالی نے ایک کتاب لکھی ہے جو عرش کے اوپر اس
کے پاس ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور یہ کہ اللہ تعالی اپنے سمع، بصر اور علم کے لحاظ سے اپنے بندوں کے ساتھ ہے، اللہ
تعالی کا فرمان ہے ﴿قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ﴾ "مت ڈرو کیوں
کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی) سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں" (سورۂ طہ 46)

۵- اور مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی ولادت اور بعثت پر
خدا کا شکر بجالائیں اور آپ کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں۔

اور اسی میں دوشنبہ کا روزہ بھی رکھنا ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے
فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا ہوں، اور اسی دن نبی ہوا ہوں، اور اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے
(یعنی قرآن) (مسلم)

۶- آپ کی ولادت کے دن اجتماع منعقد کرنا، جس کو بعد کے لوگوں نے ایجاد کر رکھا
ہے، رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور تابعین سے ثابت نہیں ہے، اگر جشن منانے میں
کوئی خیر و برکت ہوتی تو ہم سے پہلے وہ اس کی طرف سبقت کرتے، اور رسول اللہ
ﷺ اس امر کی ضرور رہنمائی فرماتے، جس طرح آپ نے مذکورہ حدیث میں یوم
دوشنبہ کو روزہ رکھنے سے متعلق ہماری رہنمائی فرمائی کہ یہی وہ دن ہے جس میں میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولادت ہوئی، اور یہ بات معلوم رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات بھی یوم دوشنبہ کو ہوئی، اس لئے اسی دن خوشی منانا آپ ﷺ کی وفات پر رنج و غم کرنے سے زیادہ اولی و بہتر نہیں ہے۔ (لیکن یاد رہے کہ اس دن غم منانا بھی شریعت کے خلاف ہے، مترجم)

۷- وہ اموال جو جشنوں پر خرچ کئے جاتے ہیں اگر اسی مال کو شمائل رسول ﷺ، آپ کی سیرت، اخلاق، ادب، تواضع وانکساری، معجزات، احادیث اور آپ کی دعوت توحید جس کے ذریعہ آپ نے اپنی دعوت رسالت کا آغاز کیا، اور دیگر فائدہ مند کاموں میں خرچ کردئے جائیں، اگر مسلمان ایسا کام کرنے لگے تو اللہ تعالی ان کی اسی طرح مدد فرمائے گا جس طرح اپنے رسول کی مدد فرمائی تھی۔

۸- رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت رکھنے والے کو آپ کے احکامات کی اتباع کا اور آپ کی سنت پر عمل کرنے کا، اور آپ کے قرآن سے فیصلہ کرنے کا اور آپ پر درود بھیجنے کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔

اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ ہونا

اگر آپ رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کرنے والے ہیں تو آپ ان کے اخلاق سے آراستہ ہو جائیں۔

۱- فحش چھوڑ دیں، یعنی برے کام اور بری باتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲-جب بھی بات کریں تو آپ اپنی آواز کو پست اور دھیمی رکھیں بالخصوص عام جگہوں میں جیسے بازار، مسجد اور جلسے وغیرہ جب کہ آپ کی حیثیت خطیب وواعظ کی نہ ہو۔

۳-جب آپ کو کسی سے تکلیف پہنچے تو برائی کا بدلہ نیکی سے دیں، بایں طور کہ برائی کرنے والے کو آپ معاف کردیں، اس کی گرفت نہ کریں، اور اس کی غلطیوں سے در گذر فرمادیں، اس طرح کہ نہ اس کو سزا دیں اور نہ قطع تعلقی کریں۔

۴-جب آپ کا خادم، آپ کا ساتھی، آپ کا لڑکا، آپ کا شاگرد یا آپ کی بیوی اگر آپ کی خدمت میں کوتاہی کریں، تو آپ ان کے ساتھ ظلم وزیادتی اور ڈانٹ و سختی سے پیش نہ آئیں۔

۵ - اپنے واجبات میں نہ کوتاہی کریں اور نہ ہی دوسروں کی حق تلفی، آپ کسی کو لعن وعتاب کا موقع نہ دیں کہ تو نے ایسا کیوں کیا یا ایسا کیوں نہیں کیا۔

۶- آپ کم ہنسیں اور آپ کی اکثر ہنسی مسکراہٹ ہو۔

۷- عورت، ضعیف اور مسکین کی تکمیل حاجت میں تاخیر نہ کریں، اور ان کے ساتھ بغیر تکبر وغرور کے چلیں۔

۸-گھر کے کاموں میں گھر والوں کی مدد کریں، اگرچہ بکری دوہنا، کھانا پکانا اور کچھ ہو۔

۹-اپنے پاس موجود بہترین کپڑے استعمال کریں بالخصوص نماز عیدین اور جشنوں کے موقع پر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰- زمین پر کھانے میں تکبر نہ کریں، اور جو بھی کھانا ملے اس کو کھالیں، اور کم کھانے ہی پر اکتفا کریں۔

۱۱- عاملوں کے ساتھ کام کریں، اگرچہ زمین کی کھدائی، اور مٹیوں کے ڈھونے اٹھانے ہی میں ہو، اور عدم تکبر کا اظہار کرتے ہوئے اس کام میں خوش رہیں۔

۱۲- تعریف کرنے میں زیادتی و مبالغہ پر خوش نہ ہوں، اور بندے کے موجودہ خوبیوں اور فضل و بھلائی کے بیان ہی پر اکتفا کریں۔

۱۳- بیہودگی اور بدسلوکی کی بات نہ کریں، اور نہ ہی بے حیائی کی بات کریں اگرچہ مذاقا ہی ہو۔

۱۴- برا نہ کہیں اور نہ برا کریں۔

۱۵- اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناپسندیدہ باتوں سے پیش نہ آئیں۔

۱۶- درست گفتگی، اور شیریں کلامی کو لازم پکڑیں۔

۱۷- بکثرت مذاق نہ کریں اور سچ ہی بولیں۔

۱۸- انسانوں اور حیوانوں پر رحم کریں تاکہ اللہ آپ پر بھی رحم کرے۔

۱۹- بخالت سے اجتناب کریں، کیوں کہ وہ اللہ کو اور لوگوں کو ناپسندیدہ ہے۔

۲۰- سویرے سو جایا کریں، اور عبادت، محنت اور کام کرنے کے لئے بیدار ہو جائیں۔

۲۱- مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے پیچھے نہ رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲- غصہ اور نتائج غصہ سے بچیں، اور جب آپ غصہ ہوں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں۔

۲۳- خاموشی کو لازم جانیں، اور زیادہ گفتگو نہ کریں، کیوں کہ وہ آپ کے نامہ اعمال میں درج ہوگی۔

۲۴- فہم وتدبر کے ساتھ قرآن پڑھیں، اور دوسروں سے قرآن سنیں، اور اس پر عمل کریں۔

۲۵- (ہدیہ میں کسی کی دی ہوئی) خوشبو کو واپس نہ کریں اور اس کے استعمال پر مداومت اختیار کریں بالخصوص نماز کے وقت۔

۲۶- مسواک استعمال کریں کیوں کہ وہ بہت ہی مفید ہے، خاص طور سے نماز کے وقت۔

۲۷- بہادر بنیں، اور حق بات کہیں اگرچہ اپنے ہی خلاف ہو۔

۲۸ - ہر انسان کی نصیحت قبول کریں، اور اس کو رد کرنے سے بچیں۔

۲۹- بیوی بچوں کے مابین انصاف کو ملحوظ نظر رکھیں، اور اس طرح اپنے ہر کام میں۔

۳۰- لوگوں کی اذیت پر صبر کریں اور ان کو معاف فرمائیں تاکہ اللہ آپ کو بھی معاف فرمائے۔

۳۱- جو چیز اپنے لئے پسند کریں وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کریں۔

۳۲ - گھر میں دخول وخروج، ملاقات کے وقت اور بازاروں میں بکثرت سلام کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۳- حدیث میں وارد شدہ لفظ سلام کی پابندی کریں " السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" صبح بخیر، شب بخیر، خوش آمدید، اور اھلا وسہلا جیسے کلمات کہہ دینے سے سلام نہیں ہوتا ہے، البتہ سلام کے بعد یہ تمام کلمات کہے جاسکتے ہیں۔

۳۴ - اپنے چہرے اور لباس کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۳۵- رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی داڑھی اور بال میں زرد یا سرخ خضاب کریں اور کالے خضاب سے بچیں۔

۳۶- رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں تاکہ آپ کا شمار نبی ﷺ کے اس فرمان میں ہوسکے "تمہارے بعد صبر کے ایام ہیں جن میں تمہاری معمولہ سنتوں پر گامزن رہنے والے کو تم میں سے پچاس آدمی کے برابر اجر ملے گا، صحابہ نے کہا : اے اللہ کے نبی ! کیا ان میں سے پچاس آدمی کے برابر؟ اللہ کے رسول نے فرمایا: بلکہ تم میں سے پچاس آدمی کے برابر۔"

(ابن نصر نے " السنة" میں اس حدیث کو بیان کیا ہے، اور علامہ البانی نے دیگر شواہدوں کے ساتھ اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۳۷- اللہ تعالی ہمیں اپنی کتاب اور اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں آپ کی محبت واتباع، اور شفاعت نصیب فرما دے۔ (آمین)

مترجم : (ابوعدنان محمد طیب سلفی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابع الحميضي
تلفون: ٤٥٨١٠٠٠ - فاكس: ٤٥٩٣٢١٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

محترم مسلمان بھائیو!

راہ حق کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنی وسعت وحیثیت کے مطابق جد وجہد کرتے رہیں اور جس کے لئے اللہ تعالی آسانی فرمادے اس کے لئے وہاں پہنچنا دشوار نہیں ہے جب کہ ہماری رہنمائی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی موجود ہے:

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہاہوں، اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ تعالی کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے"
اس لئے آپ اس بات کا خاص اہتمام کریں کہ آپ کی عبادت واطاعت اللہ کی شریعت، اللہ کے رسول کی سنت اور سلف صالحین کے طریقوں کے مواقف ہو۔

راہ حق کی حصول یابی کے لئے ہم آپ کی رہنمائی کرنے کو تیار ہیں، اس سلسلہ میں ہمارے وسائل، کتابیں، کیسٹ اور مبلغین ہیں، آپ کو ان میں سے جس کی ضرورت ہو براہ کرم ہم سے رابطہ کریں، ہم اپنی وسعت واستطاعت کے مطابق آپ کو مطلوبہ اشیاء بہم پہنچائیں گے۔ ہمارا پتہ ہے:

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد ورہنمائی غیر ملکی جماعت، ضلع المجمعہ، ملک فیصل روڈ،
فون نمبر ۰۶/۴۳۲۳۹۴۹۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲۔ پوسٹل کوڈ ۱۱۹۵۲ سعودی عرب۔